اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکٰوۃ فیھا مصباح

ماہنامہ

مشکوٰۃ قادیان

ظہور 1381 ہش
اگست 2002ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

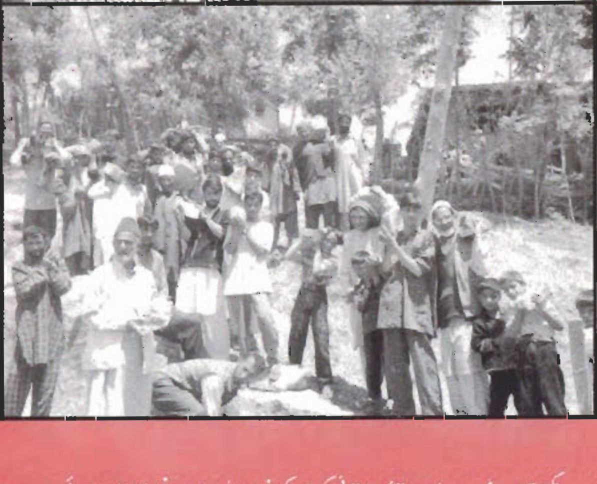

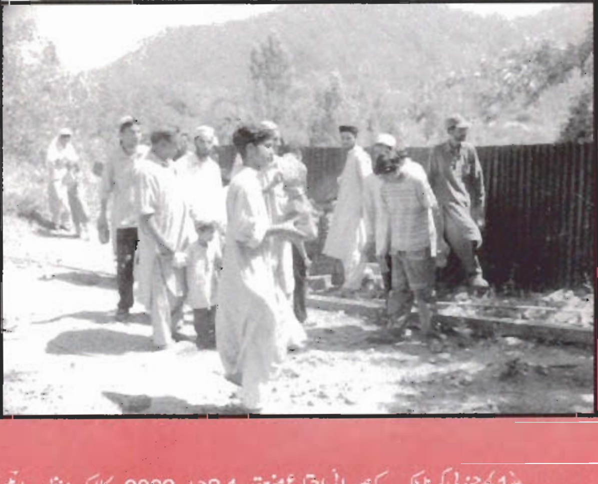

﴿1﴾ جنوبی کرناٹک کے صوبائی اجتماع منعقدہ 1,2 جون 2002ء کا ایک منظر۔ دائیں سے مکرم بجت پذیت صاحب قائد علاقائی کیرالہ، مکرم نعمۃ اللہ صاحب غوری قائد علاقائی آندھرا، محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبائی کرناٹک، مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم سید شارق مجید صاحب قائد علاقائی جنوبی کرناٹک۔ مکرم مولوی مقصود احمد صاحب تقریر کرتے ہوئے۔ ﴿2﴾ صوبائی اجتماع تامل ناڈو منعقدہ 25,26,27 مئی 2002ء بمقام اوڑن گوڈی کا ایک منظر، مکرم سلیم اللہ صاحب تقریر کرتے ہوئے۔ سٹیج پر دائیں سے مکرم اے ناصر احمد صاحب قائد صوبائی، محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم اے پی وائی عبد القادر صاحب امیر صوبائی تامل ناڈو و مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ﴿3﴾ مجلس خدام الاحمدیہ اندورہ کشمیر کے زیر انتظام منعقدہ ایک شاندار وقارِ عمل۔ ﴿4﴾ مسجد احمدیہ آسنور کے سنگِ بنیاد کے موقعہ پر اراکین مجلس خدام الاحمدیہ آسنور وقارِ عمل میں مصروف ہیں۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد۲۱ ظہور ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق اگست ۲۰۰۲ء شمارہ۸

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

(المصلح الموعودؓ)

ضیاپاشیاں

اداریہ	2
کلام حضرت مصلح موعودؓ	3
قائد۔جو اپنے نمونہ سے دلوں کو فتح کرے	4
عرفان کے موتی (مجلس عرفان)	6
خدمت خلق (حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ زندگی کے واقعات)	9
حضرت مسیح موعودؑ دعوۃ الی اللہ کے آئینہ میں	14
ملک ملک کی سیر--۴	18
حکایات	20
نباتات کا حیاتی نظام	23
پروگرام اجتماع 2002	27
اخبار مجالس، تربیتی کیمپ، اعلانات وغیرہ	29
زاغ کی چونچ میں انگور	38

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

نگران: محمد نسیم خان

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

زین الدین حامد

نائبین

نصیر احمد عارف

عطاء الٰہی احسن غوری

شاہد احمد ندیم

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹرو پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم

دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوٰۃ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 100 روپے

بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 10 روپے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

ہوشیار باش!

موجودہ زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے عروج کا زمانہ ہے۔ انسان نے اس میدان میں بہت ترقی کی ہے کہ چند سال قبل تک اس کا تصور بھی ممکن نہ تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام جدید وسائل اور ایجادات اسلام کی عالمگیر ترقی اور غلبہ کے لئے ہیں۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان ایجادات سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور اسلام کی اشاعت میں غیر معمولی طور پر کام میں لا رہی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان وسائل و ذرائع کا مقصد عظیم اشاعت اسلام ہی ہے۔ مگر تصویر کا ایک اور رُخ بھی ہے جو نہایت ہی خطرناک اور دوررس بدنتائج کا حامل ہے۔ نوعمر نوجوانوں کے ایمان اور اخلاق کو خراب کرنے اور ان کی فطری صلاحیتوں اور خدا داد استعدادوں کو کند کرنے کے وسیع دجالی منصوبے بنائے گئے ہیں اور بنائے جارہے ہیں۔ نہ جانے کتنے نوجوان اس جال میں پھنس چکے ہیں اور کتنے پھنستے جارہے ہیں اور کتنے ہیں جو عارضی دنیا کی فانی لذتوں کے اسیر بن چکے ہیں۔ یہ زمانہ دجالی فتنوں کا زمانہ ہے۔ دجالی طاقتیں اپنے ملحدانہ خیالات مختلف ذرائع سے نوجوانوں کے دلوں میں داخل کر رہی ہیں۔ خیالات میں مذہب سے دوری اور دہریت کی طرف میلان تہذیب وتمدن کے نام پر جنسی اختلاط اور عریانی اخلاق میں بے راہروی اور بے قیدی اس کے سنگین نتائج ہیں۔ آج کی سوسائٹی میں جس خوفناک نشہ کی عادت وبائی مرض کی طرح تیزی سے پھیلتی جارہی ہے وہ سیکس ویب سائٹس کا نشہ ہے جو انسان کو شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کی طرح بدمست کر دیتی ہے۔ فانی لذتوں کی تلاش میں وہ اپنے اخلاقی اور روحانی اقدار کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ ان دجالی طاقتوں کے خلاف جہاد کریں۔ اس کی روک تھام کے لئے ایک تو ہمیں M.T.A. کے نظام کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا ہوگا تاکہ ہمارے نوجوان گندے اور فحش ٹی وی چینل سے منہ موڑتے ہوئے روحانیت کے اس لازوال فیوض و برکات سے وافر حصہ پاتے رہیں۔ اور انکے ذوق کو بدلنا ہوگا اور دین اور روحانیت کا دائمی ذوق ان کو مہیا کرنا ہوگا۔ دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ جن جن گھروں میں پرسنل کمپیوٹر موجود ہیں اور انٹرنیٹ کی سہولیت دستیاب ہے والدین کا فرض ہے وہ نگرانی رکھیں۔ اگر آپ کا بچہ انٹرنیٹ میں زیادہ وقت صرف کرتا ہو یا بند کمرے میں دیکھنے کا عادی ہو، انٹرنیٹ کے بغیر بے وجہ بےچین ہوتا ہو، عزیز واقارب اور دوستوں سے عدم دلچسپی ہو، نیند کی کمی ہو اور پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو، روزمرہ کے کھیل کود اور مصروفیات سے دور رہتا ہو، ٹیلیفون کا بل غیر معمولی طور پر زیادہ آرہا ہو تو ایسے بچوں کی سنجیدگی سے نگرانی کی جانی چاہئے۔ اگر حالات سے یہ اندازہ ہوتا ہو کہ بچے کا طبعی رجحان نازیبا باتوں کی طرف بڑھ رہا ہے تو حکمت کے ساتھ مناسب وعظ و نصیحت کے ذریعہ اس کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ اگر مناسب سمجھیں تو انٹرنیٹ لوکنگ سسٹم کے ذریعہ Cyber Sex کو بند بھی کیا جاسکتا ہے۔

والدین کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ اپنے بھائیوں میں غیر اخلاقی رجحانات پیدا نہ ہونے پائیں۔ وعظ و نصیحت کے ذریعہ نیک اور پاک نمونہ کے ذریعہ بچوں کے اندر اچھی عادتیں پیدا کریں۔ اس سے انشاء اللہ ان کا جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے کامل نشوونما ہوگا اور وہ جماعت کے لئے اور پوری امت کے لئے ا مفید وجود بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں معاشرہ میں پائی جانے والی اخلاقی برائیوں کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زین الدین حامد

مایوسی کا وقت نہیں

بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں

خدا کی محبت کا سورج قادیان کی گمنام سرزمین سے چڑھا ہے تا ہر اک کو اس ازلی بادشاہ کے پیار کی یاد دلائے جو اسے اپنے بندوں سے ہے۔تا شکوک و شبہات کی تاریکیاں مٹ جاویں۔تا غفلت اور بے پرواہی کی سردیاں دور ہو جائیں۔تا فسق و فجور اور ظلم اور خونریزی اور فساد اور ہر قسم کی بدیوں کے راہزن جو انسان کے متاعِ ایمان اور دولتِ امن کو ہر وقت لوٹنے کی فکر میں رہتے تھے بھاگ جائیں۔اور تاریک غاروں میں جا چھپیں جو انکی اصلی جگہ ہے

بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں سب دنیا کے لوگوں کو اس خدا کے پیغام کی طرف بلاتا ہوں جس نے اپنی تقسیم میں کسی قوم سے بخل نہیں کیا۔جس نے اپنی رحمت کے دروازے ہر اک ملک کے لوگوں کے لئے یکساں طور پر کھلے رکھے ہیں۔اور کہتا ہوں کہ اے امریکہ اور یورپ کے لوگو! اے آسٹریلیا اور افریقہ کے لوگو!! اے ایشیا کے باشندو!!! خوابِ غفلت کو ترک کرو اور آنکھیں کھولو۔خدا کی محبت کا سورج قادیان کی گمنام سرزمین سے چڑھا ہے تا ہر اک کو اس ازلی بادشاہ کے پیار کی یاد دلائے جو اسے اپنے بندوں سے ہے۔تا شکوک و شبہات کی تاریکیاں مٹ جاویں۔تا غفلت اور بے پرواہی کی سردیاں دور ہو جائیں۔تا فسق و فجور اور ظلم اور خونریزی اور فساد اور ہر قسم کی بدیوں کے راہزن جو انسان کے متاعِ ایمان اور دولتِ امن کو ہر وقت لوٹنے کی فکر میں رہتے تھے بھاگ جائیں۔اور تاریک غاروں میں جا چھپیں جو انکی اصلی جگہ ہے تا پاک دل اور پاک نفس بندے جو دنیا میں بمنزلہ فرشتوں کے ہیں اسکی روشنی کی مدد سے اس سانپ کا سر کچلیں جس نے حوا اور آدم کی ایڑی کو ڈسا تھا۔اور شیطان کی زہریلی کچلیوں کو توڑیں۔اور اس کے شر سے دنیا کو ہمیشہ کے لئے بچالیں۔

ہاں ہاں اے مشرق و مغرب کی سرزمینوں کے بسنے والو! سب خوش ہو جاؤ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو۔کہ آخر وہ دولہا جس کی تم کو انتظار تھی آگیا۔آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں۔آج تمہارے لئے حسرت و اندوہ کا موقع نہیں بلکہ خرمی و شادمانی کا زمانہ ہے۔مایوسی کا وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں۔پس تقدیس کے سنگھار سے اپنے آپکو زینت دو۔اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ۔کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں۔تمہارا ربّ خود چل کر تمہارے گھروں میں آگیا اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضامندی کے طالب ہوا۔آؤ آؤ! کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جاویں۔اور اس کی حمد کے ترانے گائیں اور اسکی ثناء کے قصیدے پڑھیں۔اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑ لیں کہ پھر وہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو۔'' آمین۔

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص 70-469)

قائد - وہ جو اپنے نمونہ سے لوگوں کے دل فتح کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''قائد کا لفظ ایک طرح افسر کی بہادری پر اور دوسری طرف فوجوں کی بشاشت پر دلالت کرتا ہے تیسرے اچھا نمونہ دکھا کر دوسروں کو تحریص دلانے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

درحقیقت عمدہ لیڈر وہی ہوتا ہے جس میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں یعنی وہ اپنے نمونہ کے ساتھ فوج کو رغبت دلائے اور انہیں بتائے کہ میں بھی قربانی کرتا ہوں تم بھی ہر قسم کی قربانی سے کام لو پھر خود اس کے اندر ایسی بشاشت پائی جائے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے میں ایک لذت محسوس کرے۔ کیونکہ قائد وہی ہوتا ہے جو اپنے ساتھیوں سے آگے دوڑ رہا ہوتا ہے۔ سپاہی اس کے پیچھے پیچھے ہوتے ہیں۔ اور وہ دشمن سے مقابلہ کرنے کے لئے آگے آگے جا رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح کامیاب جرنیل وہ ہوتا ہے جس کے سپاہیوں میں بھی بشاشت پائی جائے۔ چنانچہ قائد کے لفظ میں اس طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ مجھے اپنے پیچھے دیکھنے کی ضرورت نہیں میرے ماتحت اپنے فرائض کا ایسا احساس رکھتے ہیں کہ وہ خود بخود میرے پیچھے چلے آئیں گے۔ غرض سائق اور قائد دو متقابل الفاظ ہیں۔ سائق پیچھے پیچھے چلتا ہے اور قائد فوج کے آگے آگے چلتا ہے اور اپنے نمونہ سے سپاہیوں کی ہمت بڑھاتا اور اُن کے اندر ایک نیا ولولہ اور نئی زندگی پیدا کرتا ہے۔

امریکن تاریخ میں ایک نہایت ہی لطیف واقعہ بیان ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیاب لیڈر کس طرح اپنے نمونہ سے اپنے ساتھیوں کے دلوں کو فتح کیا کرتے ہیں۔

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ پہلے انگریزوں کے ماتحت ہوا کرتا تھا ایک عرصہ کی غلامی کے بعد اُن میں آزادی کی تحریک پیدا ہوئی مگر اس وقت ان کی حالت یہ تھی کہ اُن کے پاس مقابلہ کے لئے فوجیں نہیں تھیں اور نہ ہی کافی مقدار میں سامان جنگ موجود تھا اور انگریزوں کے پاس فوجیں بھی تھیں اور ہر قسم کا سامان جنگ بھی تھا۔ بہر حال جب تحریک آزادی شروع ہوئی تو زمینداروں اور مزدوروں وغیرہ نے اپنے آپ کو والنٹیرز کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا اور سارے ملک میں انگریزوں کے خلاف ایک آگ لگ گئی۔ جب یہ تحریک زیادہ مضبوط ہو گئی تو انہوں نے اپنے میں سے ایک افسر مقرر کیا جس کا نام واشنگٹن تھا اسی کے نام پر بعد میں امریکہ میں واشنگٹن شہر بنایا گیا ہے یہ ایک سیدھا سادہ آدمی تھا۔ جنگی فنون میں کچھ زیادہ مہارت نہیں رکھتا تھا مگر اخلاص اور دردِ قومی اس کے اندر موجود تھا۔ وہ سارے ملک میں چکر لگاتا۔ تقریریں کرتا اور لوگوں کو اُبھارتا کہ آزادی بڑی نعمت ہے اس کے لئے جدوجہد کرو۔ ایک دفعہ وہ اپنے ملک کا چکر لگا رہا تھا کہ اُس نے ایک جگہ پر دیکھا کہ کوئی قلعہ بن رہا ہے اور کارپورل نگرانی کے لئے پاس کھڑا ہے۔ کام کرنے والے صرف چار پانچ سپاہی تھے اتفاقاً ایک دو شہتیر ایسے آ گئے کہ اُن کا اوپر چڑھانا مشکل ہو گیا۔ وہ زور لگا لگا کر اوپر کھینچتے مگر وہ پھر نیچے گر جاتے اور وہ کارپورل پاس کھڑا انہیں کہتا جاتا کہ شاباش خوب زور لگاؤ۔ شاباش ہمت نہ ہارو مگر آگے بڑھ کر اُن کی مدد نہیں کرتا تھا۔ اسی دوران میں واشنگٹن

وہاں سے گذرا۔ وہ اس وقت ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ اُس نے جب یہ نظارہ دیکھا تو اپنا گھوڑا روک لیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ انگریزی فوج آرہی ہے اس کے مقابلہ کے لئے ہم یہ قلعہ بنا رہے ہیں تاکہ سپاہی اس میں ٹھہر سکیں۔ اُس نے کہا پھر اس قلعہ کے بننے میں دِقّت کیا ہے؟ انہوں نے کہا دِقت یہ ہے کہ شہتیر بہت بھاری ہیں اور ہم سے اوپر چڑھائے نہیں جاتے۔ اُس نے کارپورل سے پوچھا کہ تم ان کی کیوں مدد نہیں کرتے؟ اُس نے کہا کہ میں تو افسر ہوں۔ میرا فرض یہ ہے کہ میں ان سے کام لوں اور ان کی نگرانی کروں۔ واشنگٹن نے یہ بات سنی تو فوراً اپنے گھوڑے پر سے اُترا۔ اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر اس نے کام کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ شہتیر اوپر چڑھ گئے۔ جب کام ہو چکا اور وہ گھوڑے پر سوار ہو کر واپس جانے لگا تو کارپورل نے اُسے کہا کہ میں آپ کا اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس مشکل کام میں ہماری مدد کی۔ واشنگٹن نے جواب میں کہا۔ آپ کی مہربانی۔ میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ جب کبھی آپ کسی ایسی مصیبت میں پھنس جائیں کہ آپ کو دوسرے کی مدد کی ضرورت ہو تو اپنے کمانڈر انچیف واشنگٹن کو بلا لیا کرنا۔

یہ قائد کی مثال ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر کام کے لئے پیش کر دیتا ہے اور قربانی کے وقت وہ دوسروں سے پیچھے نہیں بلکہ اُن کے آگے آگے ہوتا ہے اور اپنے نمونہ سے ان کے اندر کام کی تحریص پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی اعلیٰ درجہ کے قائد کے ہوتے ہوئے بھی لوگ اس کے نمونہ سے فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ اُن کی بڑی بدقسمتی ہوتی ہے۔

ہم نے خدام کے افسروں کا نام بھی قائد اسی لئے رکھا ہے کہ وہ اپنے نمونہ سے لوگوں کے دل فتح کریں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ: ۳۷۳، ۳۷۵)

اعلان بابت صنعتی نمائش بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقدہ 19، 20، 21 اکتوبر 02ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے حسب سابق صنعت و حرفت کی نمائش لگائی جا رہی ہے۔ قبل ازیں سالانہ اجتماع کے سرکلر کے ذریعہ اس کے بارے میں مجالس کو اطلاع دے دی گئی تھی۔ یہ نمائش انشاء اللہ اجتماع کے ایّام میں لگائی جائیگی۔ جس میں ہر ٹریڈ کے احباب اپنے اپنے صنعتی نمونے و ماڈل پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ طلباء بھی اپنی دستکاری کی چیزیں پیش کر سکتے ہیں۔

اول، دوئم و سوئم آنے والوں کو Cash Award دیئے جائیں گے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں تمام احباب و خدام کو پُرزور تحریک کریں۔ اور صاحبان صنعت و حرفت کو اس میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

حصہ لینے والے تمام افراد سے درخواست ہے کہ کم از کم اجتماع کے دس روز قبل دفتر کو اپنی شمولیت کی اطلاع بھجوائیں تاکہ اس کے مطابق مناسب انتظام کیا جا سکے۔ اس بارے میں عام اعلان کرتے رہیں۔ کوئی بھی خادم اس پروگرام سے بے خبر نہ رہے۔

نوٹ: اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے مکرم بشیر الشمس صاحب منتظم صنعتی نمائش قادیان سے خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔

﴿صدر اجتماع کمیٹی﴾

اعلان

جو احباب مشکوٰۃ میں اشاعت کے لئے مضامین بھجواتے ہیں اُن سے گذارش ہے کہ:

۱- اگر یہ مضمون کسی اور رسالہ یا اخبار میں شائع شدہ ہو تو اسکا ذکر کیا جائے۔

۲- کسی اور رسالہ یا اخبار کو مذکور مضمون بغرضِ اشاعت بھجوا دیا گیا ہو تو اسکی بھی وضاحت کریں۔

۳- خوشخط قلم سے ہو اور کاغذ کے ایک ہی جانب دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا جائے۔

۴- حوالہ جات و اقتباسات کی درستی کو یقینی بنائیں۔

۵- رسالہ مشکوٰۃ میں بغرضِ اشاعت بھجوائی جانے والی تصاویر کے سلسلہ میں درخواست ہے کہ ان تصاویر کے پُشت پر ان کی تفصیل Water Proof قلم سے ضرور تحریر کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(ادارہ)

خدا کی قدرت

"تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اسکی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کی
مجالس سوال و جواب سے منتخب

عرفان کے موتی

خواتین کی طرف سے اس سوال پر کہ کیا نیل پالش اور لپ اسٹک وغیرہ کے ہوتے ہوئے وضو ہو جاتا ہے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی حالت میں بھی وضو ہو جاتا ہے۔ وضو کا مقصد یہ ہے کہ جسم صاف ہو جائے جو گندگی لگی ہوئی ہے وہ دور ہو جائے۔ اگر تو لپ اسٹک کوئی گندی چیز ہے تو پھر تو وضو نہیں ہوگا پھر اس گند کو دور کرنا چاہئے لیکن اگر یہ اچھی چیز ہے خوشبودار ہے تو وہ وضو میں کس طرح حائل ہو سکتی ہے!۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ نیل پالش سے وضو نہیں ہوتا یا لپ اسٹک پر وضو نہیں ہوتا ان کے جسموں پر بعض دفعہ لپ اسٹک سے بھی کئی گنا زیادہ میل کی تہیں جمی ہوتی ہیں، اس کے باوجود اگر ان کا وضو ہو جاتا ہے تو بیچاری باریک سی نیل پالش یا لپ اسٹک کی تہ سے کیوں نہیں ہوگا؟ یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ وضو کا حکم محض توجہ دلانے کے لئے ہے کہ تمہیں خدا کے حضور پاک صاف ہو کر جانا چاہئے اور اس نیت سے جب آپ صاف پانی سے وضو کرتی ہیں اور گندگی جسم پر نہیں رہتی تو پھر وضو ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر پوڈر سرخی میں گند شامل ہو اور غلاظت ہو تو پھر وضو نہیں ہوگا پھر آپ کو میک اپ صاف کرنا پڑے گا تب وضو ہوگا۔

(مجلس سوال و جواب دورہ فجی 1983ء بحوالہ ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ جون 2001ء ص25)

۱۳؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایم ٹی اے پر لجنہ کی بعض ممبرات کی ملاقات کے دوران یہ سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کا سب سے اونچا روحانی درجہ نبی کا ہو سکتا ہے مگر ایک عورت کا سب سے اونچا درجہ کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ عورت ولی ہو سکتی ہے۔ عورتیں اکثر یہ سوال کرتی ہیں اور ان کو یہ حیرت ہوتی ہے کہ ہم سے یہ بدسلوکی کیوں ہے؟ ہم نبی کیوں نہیں بن سکتیں۔ نبی بننا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کھیل نہیں ہے، نبی تو بہت بڑی چیز ہے۔ خلیفہ بننا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے، بہت مشکل کام ہے، جس پر پڑے اُس کو پتہ چلتا ہے۔ تو شکر کرو کہ تم نبی نہیں بنتیں۔ درجے تو خدا کے نزدیک ہیں جتنا خدا سے پیار ہو اتنا درجہ بڑھ جاتا ہے۔ لیکن نبی ایک آفس (یعنی عہدہ) ہے۔ آپ کو نمازیں پڑھانی پڑیں گی۔ اور جن دنوں نمازیں نہیں پڑھنی ہوتیں۔ ان دنوں ناغہ بھی کرنا ہوگا اور جب حمل ہوگا تو اتنا موٹا پیٹ لے کے نمازیں پڑھانے نکلیں گی۔ یہ اللہ کا احسان ہے، شکر کرو۔

(ایضاً جون 2001ء صفحہ 26)

9 جنوری 2000ء کو ایم ٹی اے کے پروگرام ''لجنہ سے ملاقات'' میں ایک بچی نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ سوال کیا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی مجاہدہ ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ وقفِ نو کے بچوں کے لئے سب سے ضروری اور اہم بات کونسی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وقفِ نو کے بچوں کو یہ احساس بچپن سے دینا چاہئے کہ ہم اللہ کی خاطر وقف ہو گئے ہیں۔ اور خاص طور پر لڑکیاں جو ہیں ان کے لئے مسئلہ ہے، جب وہ بڑی ہو جائیں تو پھر دوبارہ وقف کی تجدید کرنی پڑتی ہے، سب بچوں کو کرنی پڑتی ہے۔ ماں باپ نے وقف کر دیا، جب خود بڑے ہو گئے، بالغ ہو گئے تو پوچھا جائے گا کہ بتاؤ اب کیا ارادہ ہے؟ لڑکیوں کی ہمیں مشکل یہ پڑتی ہے کہ ان کا خاوند بھی وقف ہو اور ضروری تو نہیں کہ واقف زندگی سے رشتہ ہو، ورنہ بچیاں بیچاری اپنے بس میں نہیں رہتیں، وہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہیں کہ جہاں بھی جائیں وقف کی روح کے ساتھ جائیں۔ اس خیال سے کہ ہم وقف ہیں یا وقف رہنا چاہتی ہیں تو جو بھی ان کو توفیق ہو، اس کے

مطابق خدمت کریں۔

(ایضاً جولائی 2001ء صفحہ 29)

18رفروری 2001ء کو مسجد فضل لندن میں منعقد ہونے والی مجلس عرفان میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ سوال کیا کہ اسلام میں دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کے برابر کیوں سمجھا جاتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہ صرف مالی معاملات میں ہے جن سے عورتیں اکثر اوقات پوری طرح واقف نہیں ہوتیں اور اس بارہ میں بھی قرآن کریم میں یہ حکم ہے کہ دونوں گواہی نہیں دیں گی، ایک عورت گواہی دے گی، اگر وہ بھول جائے تو پھر دوسری اس کو یاد کرا دے گی۔ تو گواہی تو ایک ہی ہوئی۔

(ایضاً ص25)

۶رنومبر ۱۹۹۹ء کو جرمن بولنے والی خواتین سے ملاقات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل سوالات کے جواب بھی ارشاد فرمائے۔

اس سوال کے جواب میں کہ ''یہ اجازت ہے کہ شریف عورتیں اہل کتاب مردوں سے شادی کر سکتی ہیں مگر اہلِ کتاب نے تو اپنی کتابیں بدل دی ہیں اور توحید سے بہت دور چلے گئے ہیں؟'' حضور انور نے فرمایا کہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ شریف عورتیں اہل کتاب مردوں سے شادی کر سکتی ہیں۔ اہل کتاب مردوں سے شادی کی اجازت نہیں، اہل کتاب کی عورتوں سے شادی ہو سکتی ہے لیکن اہل کتاب مردوں سے احمدی عورتیں شادی نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ مرد حاوی ہوتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اولاد کی پرابلمز پیدا ہو جاتی ہیں اور اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ جو عیسائی مردوں سے شادی کریں یا غیر مذہب کے مردوں سے شادی کریں، اُن کی اپنی زندگی بھی خراب ہوتی ہے بعد میں اور اُن کی اولاد تو بالکل ختم ہو جاتی ہے اس لئے قرآن کریم کا یہ حکم جو ہے، یہ بہت حکمت والا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

اس سوال کے جواب میں کہ ''اہل کتاب کے ساتھ دوسرے مذاہب کے مقابل پر ایسی اجازت کی کیا وجہ ہے؟'' حضور انور نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ توحید سے دُور جانے کے باوجود وہ توحید کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کم سے کم توحید کا دعویٰ نہیں چھوڑا۔ یہودی اور عیسائی دونوں ہی توحید کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہندو تو توحید کا دعویٰ بھی نہیں کرتے، بتوں کے پجاری بن گئے ہیں۔ تو ان دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

(ایضاً اگست 2001ء صفحہ 25)

اطفال سے ملاقات

19رجنوری 2000ء کو اطفال سے ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کے جواب میں کہ جب کسی کی بیعت ہوتی ہے تو اسے پہلے کیا سکھانا چاہئے؟۔ جواباً فرمایا کہ جو شرائط بیعت کے اندر ہیں وہی چیزیں سکھانی چاہئیں۔ سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو جو خدا نے بنیادی بات عطا فرمائی ہے۔ اس فقرہ میں سب کچھ آ جاتا ہے ...... اگر یہ کر لو تو ساری زندگی کامیاب ہو جاؤ گے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ ''کیا ہم سکول میں میوزک یا ڈرامے میں حصہ لے سکتے ہیں؟'' حضور انور نے فرمایا کہ میوزک اور ڈراموں میں حصہ نہ ہی لو تو اچھا ہے۔ کیونکہ آجکل کی جو میوزک ہے وہ خراب ہو چکی ہے۔ اور ڈرامے بھی سارے مصنوع ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم تو پسند نہیں کرتے کہ بچے ڈراموں میں ایکٹ کریں اور گندی عادتیں ڈالیں۔

☆ ایک سوال یہ تھا کہ ''ہم نئے سال کی خوشی میں کیا تحفہ دے سکتے ہیں؟'' حضور انور نے فرمایا کہ نئے سال کی خوشی میں رسم ہی ہے۔ دے بھی لو بیشک۔ یہ رسم ہے اور ہم رسموں کو پسند نہیں کرتے۔ جس طرح برتھ ڈے پہ تحفہ نہیں دیتے اسی طرح سال کے شروع میں بھی تحفے دینے کی ضرورت نہیں ہے مگر عید پہ دو۔

عید جو اللہ میاں نے تمہارے لئے رکھی ہوئی ہے، سارے تحفوں کا شوق عید پہ نکال لو۔

☆16 رفروری 2000ء کو اطفال سے ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کے جواب میں کہ شیطان کیا ہے؟ فرمایا کہ ''شیطان ایک تو انسان کے خون کے اندر ہوتا ہے۔ انسان کو دل کے اندر سے آواز آتی ہے کہ یہ بُرا کام کرو، وہ شیطان کہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خون کے اندر شیطان گھومتا ہے۔ آپ کو باہر سے تو آواز نہیں آتی ہے کہ سکول نہ جاؤ، یہ کرو، وہ کرو، بُری باتیں کرو۔ اندر سے ہی بعض دفعہ خواہش اٹھتی ہے۔ صبح نماز پہ اٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا ہوتا تو انسان کہتا ہے چلو رہنے دو، تو یہ سب شیطان ہے۔ جب شیطان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تو ایک صحابی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! ہر انسان کے اندر شیطان ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ صحابی نے عرض کیا: آپؐ کے بھی ہے۔ آپؐ نے کہا: ہاں، مگر مسلمان ہو گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے اندر سے کوئی بُری بات کی آواز نہیں آتی، صرف اچھی باتوں کی آواز آتی ہے۔

☆ ایک بچے کے اس سوال کے جواب میں کہ ''اگر میں قرآن شریف نہ ختم کروں تو کیا ہوگا؟'' حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت بُری بات ہے۔ آپ کی بدقسمتی ہے۔ ہر احمدی بچے کو قرآن شریف ختم کرنا چاہئے اور پھر آمین بھی ہونی چاہئے۔ قرآن تو اللہ میاں کی کتاب ہے، اگر یہ نہیں پڑھیں گے تو باقی پڑھنے کا کیا فائدہ؟ پھر تو ساری پڑھائی بیکار ہے۔ قرآن کی طرف توجہ کرو اور پہلے خوب اچھی طرح اپنے ابا امی سے کہو کہ تمہیں قرآن سکھائیں۔ باقی تعلیم بھی آتی رہے گی مگر قرآن ضروری ہے۔

(ایضاً ستمبر اکتوبر 2001ء صفحہ 33)

JMB Ricemill Pvt. Ltd.

AT: TISALPUT, P.O.: RAHANJA, BHADRAK, PIN-756111

Ph: 06784-50853 Res: 50420

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے۔ کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے" (کلام امام الزمان)

خدمت خلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات

اللہ تعالیٰ نے عبادت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کو اس نے اپنے حقوق پر فضیلت بخشی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقاء نے جن کی تربیت خود حضرت اقدس نے فرمائی تھی اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق کو بھی پوری طرح ادا کیا ہے اور مخلوق خدا سے ہمدردی اور انسانیت کی خدمت کی عظیم الشان مثالیں قائم فرمائیں ہیں۔ رفقائے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت سے ہمدردی خلق اور خدمت انسانیت کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

☆ حافظ حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نام تو آپ سب نے سن رکھا ہوگا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ تھے۔ ایک مرتبہ جب کہ آپؓ ابھی خلیفۃ المسیح نہیں بنے تھے اور کشمیر کے مہاراجہ کے طبیب تھے تو آدھی رات کے بعد مہاراجہ کی طبیعت خراب ہوگئی۔ اور اس نے اپنے ایک ملازم کے ذریعہ آپ کو بُلا بھیجا۔ عین اسی وقت ایک غریب جھاڑو دینے والی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا خاوند بیمار ہے۔ اس کے پیٹ میں درد ہے۔ خدا کے لئے چلیں اور اسے دیکھ لیں۔ یہ کہکر وہ عورت زاروقطار رونے لگی۔ آپ نے ملازم سے کہا کہ تم چلو میں ابھی اس مریض کو دیکھ کر مہاراجہ کے ہاں آتا ہوں۔ ملازم نے کہا کہ کیا آپ ایک معمولی صفائی کرنے والے کو پہلے دیکھیں گے اور وہی ہاتھ مہاراجہ کو بھی لگائیں گے؟ لیکن آپؓ نے فرمایا کہ میں اس کو دیکھ کر ہی مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا کیوں کہ اس کی تکلیف زیادہ ہے۔ چنانچہ آپؓ نے ایسا ہی کیا اور مہاراجہ کی ناراضگی کے خطرہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔

☆ حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خسر اور آپ کے بزرگ رفیق تھے۔ آپ خدمت خلق کے کاموں کے نہایت شوقین تھے۔ قادیان میں جو جگہ ناصر آباد کہلاتی ہے وہاں آپ نے غرباء کے لئے ایک محلّہ آباد کروایا اور وہاں ایک کنواں اور ایک بیت الذکر بھی بنوائی۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ رفیق اور داماد تھے۔ آپؓ جماعت کے بہت سے افراد کی مالی مدد فرماتے رہتے تھے۔ جب آپ شروع شروع میں قادیان آئے تو اکثر طلباء اور غریب لوگوں کی دعوتیں کیا کرتے۔ آخری بیماری میں آپؓ تقریباً ڈیڑھ سال بیمار رہے۔ ان ایام میں آپؓ بلاناغہ پانچ روپے روزانہ صدقہ کیا کرتے تھے۔ کئی طالب علموں کے تو آپؓ نے وظیفے مقرر کر رکھے تھے۔

1918ء میں جب ملیریا کی وبا ہندوستان میں پھیلی تو آپؓ نے کافی رقم ادویات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی۔ غریب لوگوں سے آپ کو بہت محبت تھی۔ آپ گرمیوں کی دوپہر میں روزانہ پنکھا جھیلنے والی معمولی نوکرانیوں کے بچوں سے پیاری پیاری باتیں کرتے اور انہیں اپنے ہاتھ سے کھانے کی چیزیں لا کر دیتے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت میر ناصر

نواب صاحب کے بیٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق تھے۔ جماعت کے غریب لوگوں، بینائی سے محروم لوگوں، اور بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کے لئے آپؓ نے ''دارالشیوخ'' یعنی بزرگوں کا گھر کے نام سے ایک ادارہ قائم کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ بعض لوگ مختلف گھروں میں بھی رہتے تھے جن کا روزانہ کا خرچ ایک بوری آٹا تھا۔ آپؓ نے ایک وسیع مکان بھی کرایہ پر لے رکھا تھا جس میں سکول اور جامعہ میں پڑھنے کے قابل طلباء رہا کرتے تھے۔ آپ ان بچوں کی ہر طرح کی ضرورت پوری کرنیکی پوری پوری کوشش فرماتے تھے۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دو بچے آپ کے پاس لائے گئے جن کے والد فوت ہو چکے تھے۔ آپؓ نے دونوں بچوں کو حضرت امّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھجوادیا۔ حضرت امّی جانؓ نے دونوں بچوں کو نہلایا صاف کپڑے پہنائے سروں پر ٹوپیاں رکھیں اور انہیں تیار کر کے صاحب کے پاس بھجوادیا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ بچے جو تھوڑی دیر پہلے بڑی خراب حالت میں تھے اب پہچانے نہ جاتے تھے۔

آپؓ حفاظ کلاس کے نابینا طلباء کو اپنے گھر لے جا کر انہیں کھرے پر بٹھا کر ان کو صابن وغیرہ دیتے اور ان کے کپڑے صاف کرواتے۔ غسل کرواتے اور ان کے بدن کی صفائی پر بہت خوش ہوتے آپ اکثر یہ فرماتے کہ جتنا مجھے غریب آدمیوں کے ملنے اور ان کے پاس بیٹھنے سے مزا اور لطف آتا ہے اتنا اور کسی کے پاس بیٹھنے سے نہیں آتا۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انسانیت کے لحاظ سے ایک خاص شان کے بزرگ تھے۔ آپ نے بنی نوع انسان کی خدمت کرتے وقت کبھی مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں کیا۔

آپؓ کی صاحبزادی خدیجہ بیگم صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ ''پہلی جنگ عظیم کے بعد قادیان کے اکثر لوگ مختلف امراض کا شکار ہوگئے۔ ہمارے گھر میں بھی سوائے میرے اور ابا جی کے سب افراد بیمار تھے۔ میری عمر اس وقت بارہ سال تھی۔ میں آپؓ کو دودھ دوہ کر دیتی اور آپؓ خود گھروں میں جا کر دودھ اور ادویات تقسیم کرتے۔ ایک گائے آپؓ نے صرف بیماروں اور غریبوں کے لئے رکھی ہوئی تھی تا کہ ان کو خالص دودھ مہیا کیا جاسکے۔''

ایک مرتبہ آپ قادیان کے محلے ''ریتی چھلّہ'' سے گزر رہے تھے کہ ایک بڑ کے درخت سے ذرا آگے بڑھے تو پیچھے سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی آپؓ فوراً پیچھے مڑے۔ دیکھا کہ ایک نومسلم بخار سے تڑپ رہا ہے۔ آپؓ نے اسے شفقت بھرے انداز میں اٹھایا۔ دوا لے کر دی اور اپنے نوکر کو ہمراہ کیا کہ احتیاط کے ساتھ اسے اس کے مکان پر چھوڑ آؤ۔

آپؓ کی اہلیہ کے پاس تمام عمر ایک نہ ایک یتیم رہا۔ آپ یتیموں کو اپنے بچوں کی طرح پالتیں اور تعلیم دلاتیں۔

حضرت حسین بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں بلاتفریق مذہب و ذات مخلوق خدا کی خدمت فرماتیں۔ بلکہ سخت مخالفین کی بھی فراخدلی سے امداد کرتیں۔ ایک روز آپؓ ڈسکہ میں کچھ پارچہ جات تیار کر رہی تھیں کہ میاں جماں نے جو آپؓ کے ملازم تھے دریافت کیا کہ یہ کپڑے کس کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ فلاں شخص کے بچوں کے لئے۔ میاں جماں نے ہنس کر کہا کہ آپ کا بھی عجیب طریق ہے وہ تو ہمارا مخالف ہے اور یہ لوگ روز ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی شرارت کھڑی کرتے رہتے ہیں اور آپ اس کے بچوں کے لئے کپڑے تیار کر رہی ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ وہ شرارت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرتا ہے۔

جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے مخالفین کی شرارتیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں لیکن یہ شخص مفلس ہے۔ اس کے پاس اپنے بچوں اور پوتوں کے بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑے مہیا کرنے کا سامان نہیں۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ کو یہ پسند ہیکہ اس کے بچے اور پوتے ننگے پھریں۔

حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سال میں دو تین بار اپنی اشیاء مثلاً لباس، جوتا، بستر، کتابیں حتیٰ کہ چھڑی تک بلا تامل فقیروں کو دے دیتے۔ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا اس قدر خیال رکھتے کہ گھر سے کھانا منگوا کر اور کبھی لنگر خانہ سے ان کو کھانا کھلاتے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلے کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ آپؓ نے ایک زمیندار کا علاج کیا اور وہ اچھا ہو گیا تو آپ سے کہنے لگا کہ آپ مجھ سے یا تو 25 ایکڑ زمین لے لیں یا ایک سانپ کے کاٹے کا نسخہ ہے وہ لے لیں۔ آپ نے اپنے ذاتی فائدہ پر بنی نوع انسان کے فائدہ کو ترجیح دی اور اس نسخے کو لے لیا جس سے آپ بعد میں لوگوں کا علاج کرتے رہے۔

حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں مکرم ناصر احمد صاحب پرویز پروازی بیان کرتے ہیں کہ میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوی ایشن کا صدر تھا۔ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک غریب احمدی لڑکے کے رہنے کے لئے جگہ چاہیئے۔ آپؓ نے بخوشی اپنی کوٹھی کا ایک کمرہ مختص فرما دیا۔ آپ وقتاً فوقتاً اس کی امداد بھی فرماتے اور کھانا بھی مرحمت فرماتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے تھے۔ آپ نے انسانیت کی خدمت کے عظیم الشان کام سرانجام دئے۔ غیر مسلم بھی آپ کی انسانی خدمات کے معترف تھے۔ جالندھر کے ایک اخبار بھیم پتر نے آپ کی وفات پر لکھا:

''انہوں نے اپنی ساری زندگی بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبود کے لئے صرف کی۔ اچھوت پکارے جانے والے کروڑوں دبے کچلے لوگوں کو سماجی مخلصی دلانے کے لئے جو قابل داد خدمت انہیں نے انجام دی اور اپنے حیران کن طریقوں سے انجام دی اس کے لئے انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔''

﴿بھیم پتر جالندھر بھارت اکتوبر ۱۹۶۳ء بحوالہ الفضل خاص نمبر﴾

آپؓ کو بچوں سے بھی بہت پیار تھا۔ ان کے لئے گولیاں، ٹافیاں وغیرہ اپنی الماری میں رکھتے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ نے بیسیوں مریضوں کا اپنی طرف سے مکمل علاج کروایا۔ مریضوں کے آرام کے لئے آپ نے ڈاکٹر احسن علی صاحب کی دکان میں پنکھا بھی لگوا کر دیا۔

رفقائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت صرف احمدیوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ صرف اور صرف انسانیت کے نام پر لوگوں کی خدمت کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب ایک روشن مثال ہیں۔ آپ بلا تمیز مذہب وملّت صدقہ وخیرات کرتے۔ آپ نے سوال کبھی ردّ نہیں کیا۔ جُذامیوں یعنی کوڑھ کے مریضوں کے ایک پورے خاندان کی آپ نے وفات تک پرورش کی۔ آپ نے سینکڑوں مسلم اور غیر مسلم لوگوں کی شادیاں کرائیں۔ سینکڑوں لوگ آپؓ سے قرضہ لیکر واپس نہ کرتے۔ مگر آپؓ نے کبھی سختی نہیں فرمائی۔ جب آپ کو توجہ دلائی جاتی تو آپؓ فرماتے کہ اگر ان غریبوں کے

پاس روپیہ ہوتا تو خود ہی لاکر دے دیتے۔ مطالبے کی ضرورت نہیں۔ ان کے قرضہ کی دستاویزات جلادی جائیں۔

حضرت مولانا رحمت علی صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا تھے۔ یعنی انڈونیشیا میں جماعت کے مبلغین کے انچارج تھے۔ ایک مرتبہ انڈونیشیا کے ایک شہر کے ایک حصہ میں آگ لگ گئی تو آپ بھی لوگوں کے ہمراہ گئے۔ اور کوشش کرکے آگ پر قابو پالیا۔ اس طرح وہ لوگ جو مخالف تھے وہ آپ کی بات سُننے لگے۔

انڈونیشیا پر جاپان کی حکومت کے وقت آپ نے ایسے حالات میں جبکہ کھانے پینے کے اشیاء کی نہایت کمی تھی نہایت دیانتداری سے گورنمنٹ سے خوراک حاصل کرکے لوگوں میں تقسیم کی۔ لوگ کہتے تھے کہ اگر احمدی اس وقت ہماری مدد نہ کرتے تو ہم مرجاتے۔

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت شدید دشمن تھا جس کے خاندان نے آپ کو عمر بھر جھوٹے مقدمات میں الجھائے رکھا۔ ایک شخص نے یہ جانتے ہوئے کہ وہ آپؓ کا مخالف ہے اس کے درخت کاٹ لئے اور آپ کے روکنے پر کہا کہ یہ درخت آپ کے نہیں ہیں۔ آپ نے اسے سختی سے روکا اور کہا کہ میں اور وہ دو نہیں ہیں۔ اس کے درخت کاٹنا میری انگلیاں کاٹنے کے برابر ہے۔ چنانچہ نہ صرف وہ رُک گیا بلکہ اس نے معافی بھی مانگی۔

پیارے بچو! رفقائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ واقعات آپ کے سامنے اس لئے رکھے گئے ہیں تاکہ آپ بھی ان کے نقش قدم پر چل کر انسانیت کی خدمت کریں۔

NAVNEET JEWELLERS
01872-20489(S)
20233,20847(R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

RAKESH JEWELLERS
01872 21987 (S)PP
01872 20290 (R)
MAIN BAZAR QADIAN.
For every kind of Gold and Silver ornament.
All kinds of Rings & "Alaisallah" Rings also sold
KISHEN SETH, RAKESH SETH
سو سال پرانی سیٹھ پیارے لعل صراف کی دوکان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوۃ الی اللہ کے آئینہ میں

قسط دوئم

راہِ مستقیم ایک ہی ہے

اسلام نے مداہنت سے منع فرمایا ہے یعنی اس ڈر سے غیر مذاہب کے پیروکاروں کی ہاں میں ہاں ملانا کہ کہیں حق کے اظہار سے ان کی دلشکنی نہ ہو جائے۔ شریعت اسلامیہ میں پیغام حق کو وضاحت کے ساتھ بغیر لگی لپٹی رکھے ہوئے دوسرے ادیان کے ماننے والوں کو بتانا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اہم حقیقت کو اپنے الفاظ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''........سیدھا خط دو نقطوں میں ایک ہی ہوتا ہے۔''

﴿ملفوظات جلد 3 صفحہ 213﴾

اگر ایک نقطہ خالق اور ایک نقطہ مخلوق تصور کر لیں تو صرف ایک ہی ''سیدھا راستہ'' (صراط مستقیم) ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان یقینی رابطہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور صراط مستقیم (سیدھا خط) اسلام ہی ہے۔

گویا احمدی داعی الی اللہ کو مادی تہذیب کی کمرشل اقدار سے متأثر ہو کر ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ حق کے پرحکمت مگر برملا اظہار کے بجائے ''آپ بھی ٹھیک ہیں اور ہم بھی ٹھیک ہیں اس لئے آپ بھی خوش اور ہم بھی خوش'' کا انداز لئے ہوئے ہو۔

غیر مذاہب کے جو پیروکار واقعی پیغام حق سننے میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ گو آپ کے ہم خیال تو نہیں ہیں مگر آپ کی دیانتداری اور کھرے پن کے باعث آپ کی عزت ان کے دل میں ضرور پیدا ہوگی۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ بات ان کو ہدایت کے قریب لے آئے۔ ان شاء اللہ

(از مکرم مولوی فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ کرناٹک)

یہ بھی تو دینی کام ہے

''دعوۃ الی اللہ دراصل انسانوں کے دِل جیتنے کا نام ہے تا کہ انہیں خدا تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر دیا جائے۔ اگر شفقت علی خلق اللہ کے کسی طریق سے بھی خدا تعالیٰ کے لئے یہ دل جیتے جا سکیں تو وہی اس وقت تبلیغ کا مناسب طریق ہوگا۔

درج ذیل روایت سے حضرت مسیح موعودؑ کے پاک اسوۂ کے حوالہ سے دعوۃ الی اللہ کے اس پہلو پر روشنی پڑتی ہے:

''دہقانی عورتیں ایک دن بچوں کے لئے دوائی وغیرہ لینے آئیں۔ حضورؑ ان کو دیکھنے اور دوائی دینے میں عرصہ تک مصروف رہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا ''حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اس طرح حضورؑ کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔'' اسکے جواب میں حضورؑ نے فرمایا یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں پر کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان

لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مؤمن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔''

﴿ملفوظات جلد 2 صفحہ 3﴾

گالیاں سن کر دعا دو

داعیان الی اللہ کے دل میں ان لوگوں کے لئے محبت کے جذبات موجزن ہونے چاہئیں جنہیں وہ تبلیغ کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ دعوۃ الی اللہ کی تڑپ اس محبت کی شدت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے جو داعی الی اللہ کے دل میں انسانوں کے لئے ہے۔ اسی وجہ سے تو وہ انہیں پیغامِ حق پہنچا کر انہیں گمراہی سے بچانا چاہتا ہے۔ اس راہ میں اگر اسے گالیوں سے سابقہ پڑے تو بھی وہ ان کے حق میں محض دعائے خیر ہی کرتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے پاس ایک تھیلہ گالیوں سے بھرے ہوئے کاغذات کا پڑا ہے۔ ایک نیا کاغذ (آج) آیا تھا وہ بھی میں نے اس میں داخل کر دیا ہے۔ مگر ان سب کو ہم جانے دیتے ہیں۔ اپنی جماعت کے ساتھ اگرچہ میری ہمدردی خاص ہے، مگر میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور مخالفین کے ساتھ بھی میری ہمدردی ہے......

...ہمارے قلم سے مخالف کے حق میں جو کچھ الفاظ سخت نکلتے ہیں وہ محض نیک نیت سے نکلتے ہیں جیسے ماں بچے کو کبھی سخت الفاظ سے بولتی ہے مگر اس کا دل درد سے بھرا ہوتا ہے۔''

﴿ملفوظات جلد 2 صفحہ 223﴾

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہدار
کآخر کنند دعویٔ حبّ پیمبرم

تبلیغ کرتے ہوئے کئی کئی میل پیدل چلنا

درج ذیل روایت سے پتہ چلتا ہے کہ سراج الدین عیسائی نے قادیان آکر حضرت اقدس علیہ السلام کی تبلیغ کو محض سرسری انداز میں سنا اور اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ اس کے بعد ایک اور عیسائی شخص منشی عبدالحق نامی بھی مذہبی گفتگو کے لئے قادیان آنا چاہتا تھا جسے سراج الدین عیسائی نے قادیان جانے سے یہ کہہ کر منع کیا کہ اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، مگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تین میل اس کے ساتھ پیدل چل کر اسے تبلیغ کرتے ہوئے قادیان سے رخصت کرنے کے لئے آنے کا اس پر جو خاص اثر ہوا وہ اس کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

ایک صاحب منشی عبدالحق جو عیسائی تھے حضورؑ کے مہمان ہوئے۔ حضورؑ اپنی مجلس میں سراج الدین عیسائی کے قادیان آنے کا ذکر فرما رہے تھے اور یہ کہ:

''میں آپ کو بار بار کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھ میں کوئی بات نہ آوے اسے آپ بار بار پوچھیں ورنہ یہ طریق اچھا نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہہ دیں کہ ہاں سمجھ لیا۔ اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ سراج الدین جو یہاں آیا تھا اسنے ایسا ہی کیا اور کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اس نے آپ کو کچھ کہا تھا؟

منشی عبدالحق: ہاں وہ مجھے منع کرتے تھے کہ وہاں نہ جاؤ کچھ ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی انہوں نے کہا تھا جب میں آیا تھا تو وہ مجھے تین میل تک چھوڑنے آئے تھے اور پسینہ آیا ہوا تھا۔''

﴿ملفوظات جلد 3 صفحہ 111﴾

اس طرح ایک اور عیسائی شخص مسٹر ڈکسن (Dixon) کے 18 نومبر 1901ء کو بغرض مذہبی تحقیق قادیان آنے کا ذکر ملتا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام اس شخص کو تبلیغ کرتے ہوئے بطور مشایعت چار میل پیدل چل کر تشریف لے گئے۔ حضورؑ نے ان کے

سوالات کے مفصل جوابات بصورت تقریر دیئے۔ ''اس تقریر کے ختم کرتے کرتے نہر کا پل جو قادیان سے چار میل کے قریب ہے آپہنچا۔ یہاں پہنچ کر مسٹر ڈکسن حضرت سے رخصت ہو کر بٹالہ کو چلے گئے اور حضرت اقدس علیہ السلام واپس تشریف فرما ہوئے۔''

﴿ملفوظات جلد 3 صفحہ 34-33﴾

تبلیغ کوئی کاروبار نہیں

داعی الی اللہ کو اپنے مشن کی تیاری صحبت صالحین کے ذریعہ کرنی چاہئے۔ اگر نیک مقصد حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے ذرائع بھی نیک چاہئیں۔ ایک باموقع دکان پر گاہک تو زیادہ آجاتے ہیں مگر تبلیغ کوئی دوکانداری نہیں۔ تبلیغ میں کامیابی کے لئے داعی الی اللہ کو اپنی روحانی تربیت کے حصول پر اولین توجہ دینی چاہئے اور نظام جماعت اور مرکز سلسلہ سے مضبوط تعلق کے بغیر ایسا نہیں ہوسکتا۔ ایک انگریز کا ذکر تھا جو اپنی عقیدت حضرت اقدس کے ساتھ ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ جو سیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

''ہمیں اس سے دنیاداری کی بو آتی ہے۔ اگر اسے سچا اخلاص خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دین ہے تو اوّل یہاں آکر رہے۔''

﴿ملفوظات جلد 6 صفحہ 224﴾

تبلیغ دیکھا دیکھی نہیں بلکہ اذن الٰہی سے

دعوۃ الی اللہ کا مقصد محض اپنی تعداد بڑھا کر مضبوط جتھا تیار کر لینا نہیں۔ داعی الی اللہ کو کمیت کی بجائے کیفیت کا خیال ہونا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اذن سے داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی پیغام رسانی دوسروں کی دیکھا دیکھی نہ تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے جاپان میں تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور پوچھا کہ کیا ہماری جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہئے؟ آپ نے فرمایا:

''ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہوسکتی۔ وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں نیکی اور تقویٰ کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو ان کی پیروی ہمارے لئے منحوس ہوگی اور ہم کو وحی کرنے والے گویا وہ ٹھہریں گے۔ اگر خدا تعالیٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہم کو اطلاع دے گا۔........جب تک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے۔ ہمارا دارومدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے........اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کریں گے۔''

﴿ملفوظات جلد 7 صفحہ 385﴾

کیا ابھی تبلیغ نہیں کی گئی ؟

2 مئی 1908ء کو حضور کی وفات سے 24 دن قبل شہزادہ ابراہیم صاحب فارسی خواں حضور کی ملاقات کے لئے لاہور آئے۔ سوال کیا کہ ''آپ بجائے اس کے کہ قادیان میں ہی ہمیشہ قیام رکھیں دورہ کر کے پنجاب اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں اگر پھر کر وعظ و تبلیغ کا کام کریں تو زیادہ مفید ہوگا۔'' جواباً آپؑ نے فرمایا:

''تبلیغ کے وسائل ہر زمانہ میں مناسب وقت اور مناسب حال الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس زمانہ کی آزادی اگرچہ عمدہ چیز ہے مگر ساتھ ہی اس میں بعض نقائص بھی ہیں۔ آپ نے جو طریق فرمایا ہے میں نے اس طریق تبلیغ کو بھی استعمال کیا ہے اور بعض مقامات

میں اس غرض کے لئے سفر بھی کئے ہیں مگر اس میں تجربہ سے دیکھا ہے کہ اصل مقصد کماحقہٗ حاصل نہیں ہوسکتا۔ دوران تقریر میں بعض لوگ بول اٹھتے ہیں۔ دو چار گالیاں بھی سنا دیتے ہیں اور شور وغوغا کر کے بدنظمی کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اس لاہور میں حالانکہ ہمارا اپنا مکان تھا اور پولیس وغیرہ کا بھی انتظام تھا مگر ایک شخص دوران تقریر میں بھری مجلس میں کھڑا ہوا اور منہ پر کھڑے ہو کر گالیاں سنائیں........غرض لاہور میں، امرتسر میں، دہلی میں، سیالکوٹ وغیرہ میں ہم نے اچھی طرح سے آزمالیا ہے کہ یہ نسخہ فتنے سے خالی نہیں ہے اور اس میں شر کا اندیشہ زیادہ ہے۔ چنانچہ امرتسر میں ہمیں پتھر مارے گئے اور ایک پتھر ہمارے لڑکے کو بھی لگا۔ بعض دوستوں کو جوتیاں بھی لگیں........سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے ستر پچھتر کتابیں لکھیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے.........مگر بایں ہمہ ہم نے دوسرے پہلو کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور اس غرض کے واسطے مختلف شہروں میں گئے۔ تبلیغ کی ہے۔ بعض مقامات میں تو ہمارا اینٹ پتھر سے بھی مقابلہ کیا گیا ہے۔ ابھی آپ کے نزدیک تبلیغ نہیں کی گئی؟"

﴿ملفوظات جلد 10 صفحہ 298﴾

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کے معنی

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہٗ کی روایت ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

"مؤمن کبھی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ کفر اس سے مایوس نہ ہو جائے۔ پادری فتح مسیح کو ایک بار ہم نے ایک رسالہ بھیجا۔ اس پر اس نے لکیریں کھینچ کر واپس بھیج دیا اور لکھا کہ جس قدر دل آپ نے دکھایا ہے اور کسی نے نہیں دکھایا۔ دیکھو رسول کریم ﷺ کے دشمن نے خود اقرار کر لیا کہ ہمارا دل دکھا۔ پس ایسی مضبوطی ایمان میں پیدا کرو کہ کفر مایوس ہو جائے کہ میرا قابو نہیں چلتا ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کے یہ معنی بھی ہیں۔"

﴿ملفوظات جلد 7 صفحہ 27﴾

پس آیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کی حسین جھلکیوں کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے ہم اپنی زندگیوں میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کریں۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"ہر احمدی اس بات سے اپنی دعوت کا آغاز کر دے کہ فوری طور پر سنجیدگی کے ساتھ دعا کرے اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے پر لازم کرے۔ وہ خدا سے یہ التجا کرے کہ اے خدا ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں اور اے خدا دنیا کو بھی یہ توفیق عطا فرما کہ وہ ہماری باتوں کو سنے۔"

﴿خطبہ جمعہ 4 مارچ 1983﴾

خریداران مشکوٰۃ متوجہ ہوں

جملہ خریداران اپنا بقایا جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ رسالہ مشکوٰۃ کی قلمی و مالی معاونت کرنا آپکا اولین فرض ہے۔

مینیجر مشکوٰۃ

ملک ملک کی سیر (۴)

ANDORRA

انڈورہ

از شاہد احمد ندیم

سرکاری نام: Principality of Andorra(Prindipat d' Andorra) دارالخلافہ: Andorra-la-Vieille رقبہ: 468 مربع کلومیٹر؛ آبادی: 66,824 زبان: Catalan، ہسپانوی اور فرانسیسی؛ سرکاری زبان: کاٹالان، کرنسی: فرانسیسی فرانک (ایک ڈالر=7.53) اور ہسپانوی پسیٹا (ایک ڈالر 190.91) شرح خواندگی: 100% شہری آبادی: 62.5%؛ دیہاتی آبادی: 37.5%؛ شرح آمد سالانہ (P.C.I.): 18,000 ڈالر؛ سربراہِ مملکت: صدرِ فرانس اور ارجل (سپین کے بشپ)؛ سربراہِ حکومت: Marc Forne Molne نسلی تناسب: ہسپانوی: 44.4%، انڈورین: 20.2%، پُرتگالی: 10.7%، فرانسیسی: 6.7%، دیگر اقوام: 6.6%؛ مذہب: رومن کیتھلوک 92%، پروٹسٹنٹ: 0.5%، یہودی 0.4%، دیگر مذاہب: 7.1%

خاص شہر: Andorra-la-vielie (آبادی: 21984)، Les Escalds (آبادی: 15182)، Encamp (آبادی: 9,800)؛ اوسط عمر: مرد=75.6 برس؛ عورت=81.7 برس؛ اہم پیداوار: تمباکو، آلو، انگور، مویشی پالنا؛ مصنوعات: موٹر گاڑیاں، بجلی کا سامان، ملبوسات، اخبارات، فرنیچر، سگریٹ و سگار وغیرہ؛ سیاحت: سیاحوں کی سالانہ آمد: 1,30,00000 افراد۔

تعارف: اندورہ یورپ کی ایک چھوٹی سی خودمختار اور نیم آزاد ریاست ہے جو Pyrenees پہاڑی سلسلہ کے جنوبی ڈھلانوں پر واقع ہے۔ اس کی سرحد جنوب اور مغرب میں سپین اور شمال اور مشرقی جانب فرانس سے لگتی ہیں۔ 468 مربع کلومیٹر کے رقبہ کے ساتھ یہ یورپ کی سب سی چھوٹی ریاستوں میں سے ایک ہے۔ انڈورہ کی آزادی کا سہرا روایتی طور پر Chartmagne کے نام جاتا ہے جسنے اس خطہ کو 803ء میں مسلمانوں سے آزاد کرایا۔ اس کے بیٹے Louis-I نے یہاں کے باشندوں کو کئی قسم کی سہولیات دیں۔ Charlemagne کے پوتے Charles دوئم نے انڈورہ کو Urgel کے Counts کو سونپ دیا جو بعد میں Urgel کے بشپوں کے پاس وِراثتہً پہنچا۔ انڈورہ پر سپین اور فرانس کی سات سو سالہ دوہری حکومت تیرہویں صدی کے اختتام پر شروع ہوئی جب Urgel کے ہسپانوی بشپوں اور فرانس کے وُرثاء کے درمیان اس پر تصرف کے معاملہ پر تنازعہ پیدا ہوگیا۔ بعد میں اس پر Urgel کے ہسپانوی بشپوں اور فرانسیسی سربراہ کے نمائندوں نے یکجائی طور پر حکومت کی۔ جاگیردارانہ حکومت کا یہ نظام 1993ء تک بنا کسی پریشانی کے قائم رہا۔ بالآخر انڈورہ نے ایک نیا آئین اپنالیا اور ایک پارلیمانی نظام کا قیامِ عمل میں لایا گیا۔ اس طرح اقوام متحدہ کا 184 واں ممبر بنا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں فریقوں کے اختیارات کافی حد تک کم ہوگئے۔ حکومتی ادارہ جات کے نئے سربراہان، مجلس قانون اور عدلیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

انڈورہ کی حکومت کو 28 منتخب نمائندوں کی ایک کاؤنسل چلاتی ہے۔

جغرافیائی حالت: انڈورہ کی زمین مختلف پہاڑی وادیوں پر مشتمل ہے جس کے جھرنوں کے اتصال سے دریائے Valira وجود میں آتا ہے۔ ملک کی صرف 2% اراضی ہی قابلِ کاشت ہے جسکی وجہ سے روایتی طور پر معیشت کا انحصار تمباکو، رائی، گندم، زیتون، انگور اور آلوؤں کی کاشت پر ہے۔ دیگر صنعتیں بھی انہیں پیداواروں تک ہی محدود ہیں۔

1950ء سے سیاحت انڈورہ کی اہم صنعتوں میں شمار ہونے لگی ہے۔ جسکی وجہ یہاں کے خوبصورت پہاڑی نظارے اور موسمِ سرما کی کھیلوں کے لئے عمدہ مواقع کا موجود ہونا ہے۔

20 ویں صدی کے آخر میں انڈورہ نے بین الاقوامی خوردہ فروشی (Retail-trade) کے مرکز کے طور پر شہرت حاصل کی اور دنیا بھر کے لاکھوں خریداروں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ یہاں پر غیر ملکی برآمدات پر Excise Duty بالکل نہیں ہے۔

مقامی طور پر انڈورہ کی کوئی کرنسی نہیں ہے۔ البتہ فرانسیسی اور ہسپانوی کرنسیاں یہاں رائج ہیں۔

ریلوے کا نظام یہاں بالکل موجود نہیں ہے۔ تاہم سڑکوں کے ذریعہ انڈورہ فرانس اور سپین سے جڑا ہوا ہے۔

انڈورہ کی اپنی کوئی فوج نہیں ہے بلکہ اسکی دفاع کی ذمہ داری فرانس اور سپین کے سپرد ہے۔ یہ دونوں ممالک باری باری ہر سال 32 اہلکاروں پر مشتمل انڈورہ کی پولیس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ موسمِ گرما میں یہاں فرانس اور سپین سے مویشیوں کے بڑے بڑے جُھنڈ گھاس چرنے کے لئے آتے ہیں۔

(اعتماد Encyclopædia Britannica 2002)

(Manorama Yearbook 2002)

هذا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ

K.A.NAZEER AHMED

Mobile: 9847354898
Ph. Res.: 0495-405834
Off:0495-702163
13/602 F
Rly. Station Link Road
Near Apsara Theatre
Calicut-673002

All Kinds of Belts, School [illegible] & Caps
WHOLESALE AND RE[illegible]
SELLERS
BAG AND CHAPPAL[illegible]

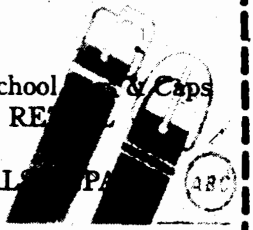

APSARA BELT CORNER

DIL BRICKS UNIT

PH: 06723-35814

DELAWAR KHAN (EX. ARMY)
VILL :- KARDAPALLI
P.O. TIGIRIA
DISTT- CUTTACK (ORISSA)

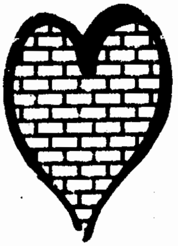

حکایات

﴿مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب بنارس﴾

معزز قارئین کرام! حکائتیں نہ کہانیوں میں شمار ہوتی ہیں اور نہ لطائف میں بلکہ حکایات انسانی زندگی و معاشرے کی تشکیل وتصیح کے لئے نیز نصیحت و عبرت حاصل کرنے کے لئے مفید و کارگر ہوتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اپنی تعلیمات کو حکایتوں اور تشبیہات کے پیرایہ میں بیان کرتے تھے۔ ذیل میں کچھ حکائتیں استفادہ علم، تفنن طبع اور حصول نصیحت کیغرض سے کتاب ''عورتوں کی حکایات'' مصنفہ مولانا ابوالنور محمد بشر صاحب محل پبلیکیشنز دہلی سے پیش خدمت ہیں۔

1. دو لونڈیوں کا پر لطف مناظرہ

ہارون رشید کو ایک لونڈی کی ضرورت تھی اُس نے اعلان کیا کہ مجھے ایک لونڈی درکار ہے۔ اُس کا یہ اعلان سنکر اُس کے پاس دو لونڈیاں آئیں اور کہنے لگیں ہمیں خرید لیں۔ ان دونوں میں سے ایک کا رنگ کالا تھا، ایک کا گورا۔ ہارون رشید نے کہا مجھے ایک لونڈی چاہئے دو نہیں۔ گوری بولی، تو پھر حضور! مجھے خریدئے کہ گورا رنگ اچھا ہوتا ہے۔ کالی بولی، حضور! رنگ تو کالا ہی اچھا ہوتا ہے۔ آپ مجھے خریدیئے۔ ہارون رشید نے ان کی یہ گفتگو سنی تو کہا اچھا تم دونوں اس موضوع پر مناظرہ کرو کہ رنگ گورا اچھا ہے یا کالا۔ جو جیت جائیگی میں اُسے خرید لوں گا۔ دونوں نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ دونوں کا مناظرہ شروع ہوا اور کمال یہ کہ دونوں نے اپنے اپنے رنگ کے فضائل فی البدیہہ عربی زبان میں شعروں میں کہے۔ ان کا اُردو زبان میں منظوم ترجمہ پیش ہے۔

گوری بولی

؎ موتی سفید ہے اور قیمت ہے اسکی لاکھوں
اور کوئلہ ہے کالا پیسوں میں ڈھیر پالے

بادشاہ سلامت دیکھ لیجئے، موتی سفید ہوتا ہے اور کس قدر قیمتی ہوتا ہے مگر کوئلہ جو کالا ہوتا ہے کہ چند پیسوں میں ڈھیروں مل جاتا ہے اور سنئے ہیں ؎

اللہ کے نیک بندوں کا مُنہ سفید ہوگا
اور دوزخی جو ہونگے منہ اُنکے ہونگے کالے

یعنی اللہ والوں کے منہ قیامت میں گورے اور سفید ہونگے اور جہنمیوں کے منہ کالے ہونگے۔ بادشاہ سلامت اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ رنگ گورا اچھا ہے یا کہ نہیں؟ بادشاہ 'گوری' کے یہ اشعار سنکر بڑا خوش ہوا اور پھر کالی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا سنا تم نے بھی اب تم بتاؤ کیا کہتی ہو۔ کالی بولی حضور! ؎

ہے مشک نافہ کالی اور قیمت میں بیش عالی
روئی سفید ہے اور پیسوں میں ڈھیر پالی

قبلہ کستوری کالی ہوتی ہے مگر بڑی گراں قدر اور بیش قیمت مگر روئی جو سفید ہوتی ہے بڑی سستی مل جاتی ہے اور چند پیسوں میں ڈھیروں مل جاتی ہے ؎

آنکھوں کی پتلی کالی ہے نور کا وہ چشمہ
اور آنکھ کی سفیدی ہے نور سے وہ خالی

یعنی دیکھ لیجئے آنکھ کی پتلی جس سے نظر آتا ہے وہ کالی ہوتی ہے سارا نور اسی میں ہوتا ہے اور پتلی کے اردگرد جو سفیدی ہے اسی میں قطعاً کوئی نور نہیں۔ بادشاہ سلامت اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ رنگ کالا اچھا ہے یا نہیں؟ کالی کے یہ اشعار سنکر بادشاہ اور بھی زیادہ خوش ہوا اور پھر گوری کیطرف دیکھا تو فوراً بولی

؎ کاغذ سفید ہے سب قرآن پاک والے

کالی نے جھٹ جواب دیا کہ

؎ اور ان پہ جو لکھے ہیں قرآن کے حرف کالے

گوری نے پھر کہا کہ ؎

میلاد کا جو دن ہے روشن وہ بالیقین ہے

کالی نے جھٹ جواب دیا کہ ؎

معراج کی جو شب ہے کالی ہے یا نہیں ہے؟

گوری بولی کہ ؎

انصاف کیجئے گا۔ کچھ سوچئے گا پیارے
سورج سفید روشن تارے سفید سارے

کالی نے جواب دیا کہ ؎

ہاں سوچئے گا آقا! ہیں آپ عقل والے
کالا غلاف کعبہ، حضرت بلال کالے!

گوری کہنے لگی کہ ؎

رُخِ مصطفٰی ہے روشن دانتوں میں ہے اُجالا

کالی نے جواب دیا کہ ؎

اور زلف انکی کالی کملی کا رنگ کالا

بادشاہ نے ان دونوں کے یہ علمی اشعار سنکر کہا مجھے لونڈی تو ایک درکار تھی مگر میں تم دونوں ہی کو خریدتا ہوں۔

سبق :- کوئی انسان گورا ہو یا کالا دونوں رنگ خدا کے پیدا کردہ ہیں اور دونوں میں ہی اپنی الگ الگ خوبیاں ہیں۔لہذا کسی کالے رنگ کے انسان کو حقارت سے دیکھنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔اسلام نے اس قسم کی تنگ ظرفی سے روکا ہے۔ ارشاد رسول ہے کہ "اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا بلکہ اُسکی نظر دلوں پر ہوتی ہے۔"

2. حکایت "عورتیں"

عتبی نے ذکر کیا کہ ایک شاعر کا عورتوں پر گزر ہوا اور اسکو ان کی کچھ عجیب سی شان معلوم ہوئی رگ شاعری پھڑکی اور کہنے لگا کہ

اِنَّ النِّسَآءَ شَیَاطِیْنُ خُلِقْنَ لَنَا
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْن

یعنی: عورتیں ہمارے لئے شیطان پیدا کی گئی ہیں ہم شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ان عورتوں میں سے ایک نے اس کا جواب دیا کہ ؎

اِنَّ النِّسَآءَ رَیَاحِیْنُ خُلِقْنَ لَکُمْ
وَکُلُّکُمْ تَشْتَھُوْا شَمَّ الرِّیَاحِیْنَ

یعنی: عورتیں تمہارے لئے گلدستہ پیدا کی گئی ہیں اور تم سب ہی پھولوں کے سونگھنے کی خواہش رکھتے ہو۔

(کتاب الاذکیاء لامام ابن جوزی صفحہ:۴۳۵)

سبق :- عورتیں مرد کے لئے واقعی گلدستہ ہیں بشرطیکہ ان میں رنگ حیا ہو، بوئے وفا ہو۔ (عورت) ع-و-ر-ت عزت، وقار، راحت اور تسکین کا اگر ذریعہ ہے تو ارشاد ربانی:

وَمِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا (پ۲۱، رکوع ۵)

کی مصداق ہے بصورت دیگر

شرم سے محروم جس عورت کی ہو جائے نگاہ
اس کے شر سے مانگئے گا اپنے اللہ سے پناہ

3. دانا عورت

پرانے زمانہ کی بات ہے کہ ایک بزرگ کا گزر ایک دانا بڑھیا کے پاس سے ہوا۔دیکھا کہ وہ عورت چرخہ کاتنے میں مصروف ہے۔ اس بزرگ نے سلام کیا اور پوچھا کیوں بڑی بی! ساری عمر چرخہ کاتنے ہی میں گزار دی یا کوئی دین کی بات بھی سیکھی؟ بڑھیا نے جواب دیا خدا کا شکر ہے کہ دین کی باتیں بھی سیکھی ہیں۔آپ نے اگر کچھ پوچھنا ہو تو پوچھو۔

اُنہوں نے پوچھا۔اچھا بتاؤ "خدا ہے"؟ بڑھیا بولی یقیناً ہے۔ اس پر کوئی دلیل؟ بولی، اس پر دلیل یہ میرا چرخہ ہے۔پوچھا یہ کیسے؟ بولی یہ میرا چھوٹا سا چرخہ بغیر چلائے والے کے نہیں چلتا تو زمین و آسمان کا اتنا بڑا چرخہ کیا بغیر کسی چلانے والے ہی کے چل رہا ہے

۔یقیناً اس کا چلانے والا بھی ہے اور وہی خدا ہے۔

وہ بزرگ اس سادہ مگر ٹھوس دلیل سے بڑے خوش ہوئے۔ پھر پوچھا اب یہ بتاؤ خدا ایک ہے کہ دو؟ بولی ایک۔ پوچھا اس پر دلیل؟ بولی اس پر بھی دلیل یہی میرا چرخہ۔ پوچھا یہ کیسے؟ بولی، ایسے کہ اگر اسے چلانے والی دو ہوں تو اگر دونوں اسے ایک وقت ایک ہی طرف چلانا شروع کر دیں تو چرخہ تیز گھومنے لگے گا اور اگر ایک اِس طرف اور دوسری دوسری طرف چلائے گی تو چرخہ چلے گا نہیں، بلکہ ٹوٹ جائیگا ۔پس میں نے یہ سمجھا کہ اگر خدا دو ہوتے تو اگر وہ زمین و آسمان کے چرخے کو ایک ہی طرف چلاتے تو زمانہ کی رفتار اس قدر تیز ہو جاتی کہ گزارہ ممکن ہی نہ ہوتا۔ اور اگر ایک خدا اِس طرف اور دوسرا دوسری طرف چلاتا تو یہ زمین و آسمان کا چرخہ ٹوٹ جاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی ہے۔

(مغنی الواعظین صفحہ:۴۱۵)

4. ایک عقلمند لڑکی

ایک شخص شَن نامی عرب کے بڑے دانش مندوں میں سے تھا۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ جبتک مجھے اپنے جیسی کوئی عقلمند لڑکی نہ ملے گی جس سے میں نکاح کرسکوں، میں ہمیشہ سفر میں ہی رہوں گا۔

ایک دفعہ وہ سفر میں تھا کہ اس کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اسی بستی کا طالب تھا، جس طرف شَن جارہا تھا۔ شَن اُس کا ہمسفر ہوگیا۔ جب دونوں روانہ ہوئے تو شَن نے اس سے کہا ''تم مجھے اُٹھا کر لے چلوگے یا میں تمہیں اُٹھاؤں'' اس کے ساتھی نے جواب دیا جاہل آدمی! ایک سوار دوسرے سوار کو کیسے اُٹھا سکتا ہے؟ پھر دونوں چل رہے تھے تو اُنہوں نے ایک کھیت کو دیکھا جو پکا ہوا کھڑا تھا۔ شَن نے کہا کیا تمکو اس بات کی خبر ہے کہ یہ کھیت کھایا جاچکا ہے یا نہیں؟'' اس نے کہا ''اے جاہل کیا تو دیکھتا نہیں کہ یہ کھڑا ہے'' پھر دونوں کا گزر ایک جنازہ پر ہوا۔ تو شَن نے کہا تمہیں خبر ہے صاحبِ جنازہ زندہ ہے یا مردہ؟ اُس نے کہا میں نے تجھ سے زیادہ جاہل نہیں دیکھا۔ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ لوگ زندہ ہی کو دفن کرنے جارہے ہیں'' پھر وہ شخص شَن کو اپنے گھر لے گیا اور اس شخص کی ایک بیٹی تھی۔ جسکا نام طبقہ تھا۔ اس شخص نے اپنی بیٹی کو شَن کا سارا قصہ سنایا اور کہا یہ بڑا جاہل آدمی ہے۔ طبقہ نے اپنے باپ سے یہ سارا قصہ سنکر کہا۔ اے میرے باپ! وہ تو بڑا دانا آدمی ہے اس کا یہ قول کہ تم مجھے اُٹھاؤ یا میں تمہیں اُٹھاؤں'' اس خیال سے تھا کہ تم مجھے کوئی بات سناؤ گے یا میں تمہیں کوئی بات سناؤں تاکہ ہم اپنا راستہ تفریح کے ساتھ پورا کرلیں'' اور اس کا یہ کہنا کہ ''یہ کھیت کھایا جاچکا ہے یا نہیں'' اس کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ کھیت والوں نے اسے فروخت کر کے قیمت خرچ کرلی ہے یا نہیں؟'' اور میّت کے بارہ میں اس کا یہ پوچھنا کہ زندہ ہے یا مردہ؟ اس سے اسکا مقصد یہ تھا کہ آیا اس نے اپنے پیچھے کوئی ایسا چھوڑا بھی ہے جو اس کے نام کو زندہ رکھ سکے یا نہیں؟

یہ شخص اپنی بیٹی سے باتیں سنکر شَن کے پاس آیا اور اپنی بیٹی کی تمام باتیں شَن کو سنائی۔ تو شَن نے اُسے نکاح کا پیغام دیا اور اس کے ساتھ اس کا نکاح ہوگیا۔

(کتاب الاذکیاء لالامام ابن حوزی صفحہ:۴۳۶)

سبق:۔ معزز قارئین کرام! ہر کلام کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن جو سمجھدار اور عقلمند ہیں وہ کلام کی تہہ تک پہنچتے ہیں۔ صرف ظاہر کو لینا اور باطن سے آنکھیں پھیرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ قرآن و حدیث نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی ارشادات پر اہل ظاہر نے صرف ظاہر کو دیکھکر اعتراض جڑ دیا۔ مثلاً آریوں کے رشی دیانند سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش ادھیائے ۱۴ میں صرف ظاہر کو دیکھکر اعتراضات کی جھڑی لگا دی ہے۔ یا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عیسیٰ اور مریمی حالت کو پڑھ کر اہل ظاہر نے اعتراضات کا طوفان اُٹھادیا۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم کوشش کریں کہ کلام کی اصل تک پہنچ جائیں۔ اور مدعا کو سمجھیں۔

......x......x......x......x......x......x......

نباتات کا حیاتی نظام

مکرم ظفر مظفر صاحب، بی ایس سی، ایم اے، ایم فل مربی نگر کیم

اس وسیع وعریض کائنات میں قدرت نے ان گنت اور عجیب وغریب جانداروں کو تخلیق کرکے اپنے خالق ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ان جانداروں میں اشرف المخلوقات انسان کے علاوہ چرند و پرند، کیڑے مکوڑے، جراثیم اور چھوٹے بڑے پیڑ پودے اور گھاس پھوس کی ساری اقسام شامل ہیں۔ ان تمام جانداروں کو عام طور پر دو خانوں میں بانٹا جاتا ہے۔ اول حیوانات کی دُنیا (Animal World) اور دوم نباتات یا پیڑ پودوں کی دُنیا (Plant World)۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حیوانات میں، جن میں انسان، چرند و پرند اور کیڑے مکوڑے وغیرہ شامل ہیں۔ اور کئی خصوصیات کے ساتھ ساتھ ایک حیاتی نظام بھی موجود ہوتا ہے، جو انہیں نباتات سے ایک ممتاز مرتبہ بخشتا ہے۔ لیکن جدید تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اکثر پیڑ پودوں میں بھی یہ نظام موجود ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ یہ دیکھ سکتے ہیں، سونگھ سکتے ہیں، ان میں چکھنے کی صلاحیت ہے، یہ چھو کر محسوس کر سکتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سماع کی بھی قوت موجود ہے۔

آج تک ہم نے ایسے مختلف پیڑ پودوں کے بارے میں سُنا یا پڑھا ہوگا۔ جن میں اس طرح کہ صلاحیتیں موجود ہیں مثلاً یہ کہ افریقہ میں کئی ایسے اُونچے درخت پائے جاتے ہیں جو کسی آدمی یا جانور کو کھا جاتے ہیں۔ مائمو سا پوڈیکا (Mimosa podica) نام کا ایک فٹ اونچا پودا، جسے لاجونتی یا چھوئی موئی بھی کہتے ہیں، چھوتے ہی مُرجھا جاتا ہے۔ اسی طرح شمالی ہندوستان کے کئی علاقوں میں ایک ایسا پودا پایا جاتا ہے جو اپنے قریب آنے والے جانداروں کو ڈس لیتا ہے۔ اسی طرح بہت سارے پیڑ پودے کئی عجیب وغریب خصوصیات کے حامل ہیں۔ لیکن نباتات میں حواس خمسہ (Five senses) کی موجودگی کا انکشاف پیڑ پودوں پر تحقیق کے سلسلے کی ایک انوکھی کڑی ہے۔ البتہ اس میدان میں تحقیق کا کام سُست رفتار سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں Arabidopsis Thaliana نام کی گھاس کی ایک قسم پر تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اپنی سادہ ساخت اور مختصر عمر کے باعث Genetics یا جینیات کے ماہرین کے لئے یہ ایک اہم معیار ہے۔

تحقیق کا کام زیادہ تر اس بات پر ہو رہا ہے کہ پیڑ پودے کس طرح دیکھتے ہیں، جبکہ ان میں آنکھیں موجود ہی نہیں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں موجود پروٹین روشنی کے حساس مرکبات کے ساتھ مل کر فوٹان (Photon) یعنی روشنی کی توانائی کے پیکٹ بناتے ہیں۔ چنانچہ گلاسگو یونیورسٹی کے ایک سائینس دان گیرتھ جنکنز (Gareth Jenkins) کا کہنا ہے کہ "پیڑ پودے Wave length یا روشنی کی لہروں کی لمبائی تک بھی ماپ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اور یہ ہم انسانوں سے بھی زیادہ حساس ہیں۔"

اپنی قوت بصارت کی مدد سے پیڑ پودے اپنی افزائش کے لئے ترقی کا عمل ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ روشنی پر نظر رکھنے کے لئے پروٹینوں کی دو قسمیں کام کرتی ہیں۔ سپیکٹرم (Spectrum) کے لال رنگ کے کنارے پر پانچ Phytochrome روشنی کی کرنوں کو ریسپانڈ کرتے ہیں۔ ان سے پیڑ پودے روشنی کا معیار پرکھتے ہیں۔ سپیکٹرم کے دوسرے کنارے پر Cryptochrome ایک اور دو، نیلی سبز دکھائی دینے والی روشنی سے بالا بنفشی یعنی Ultra

Violet تک متحرک ہوتے ہیں۔ اس طرح سے پودے کو دن یا رات کا، دن کی لمبائی کا اور روشنی کی مقدار کا اندازہ ہو جاتا ہے اور اس بات کا بھی کہ روشنی کس سمت سے آرہی ہے۔ کیلفورنیا یونیورسٹی کے Chentao Lin کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں Cryptochrome-2 دن کی لمبائی کو ماپنے میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔

حواس خمسہ میں چکھنے کی قوت کا ایک اہم مرتبہ ہے۔ چنانچہ پیڑ پودوں میں یہ حس زیر زمین کام کاج میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہاں ان کی جڑوں کو معدنیات اور دیگر غذائی اجزاء کے حصول کے لئے زیادہ سرگرمی سے کام کرنا ہوتا ہے۔ ہارٹ فورڈ شائر (Hertfordshire) میں قائم Arable Crops Research نام کے ادارے میں کام کرنے والے دو سائنسدانوں برین فورڈ (Brain Ford) اور ہنیما زیانگ (Hanima Ziang) نے ایریبڈ اپسس (Arabiadopsis) نام کی گھاس کی ایک قسم میں ایک ایسا جین دریافت کیا ہے، جو ان کی جڑوں کو مٹی کا ذائقہ محسوس کرا کے اُس کی جگہ کی تلاش میں مدد دیتا ہے۔ جہاں پر ضروری نائٹریٹ اور امونیم سالٹ وافر مقدار میں موجود ہوں۔ برین فورڈ کے بقول اس عمل سے توانائی کی اور جڑوں کے ترجیحی طور غذائی اجزاء کے سرچشمے کی طرف بڑھنے کے وسائل کی بچت ہوتی ہے۔ ان دو ماہرین نے جس جین کو دریافت کیا اُسے انہوں نے Anri نام رکھا۔

پیڑ پودے سادہ نمک کے علاوہ دیگر معدنی اجزاء بھی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ٹیکساس یونیورسٹی آسٹن امریکہ کے دو سائنس دانوں سٹینلے راکس (Stanley Roux) اور کولن تھامس (Colin Thomas) نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر جڑوں کی اوپری تہوں پر اپیریس (Apyrase) نام کا ایک اینزائم دریافت کیا ہے جو مٹی میں موجود مائیکرو آرگنز کے ذریعے تیار کئے گئے Adenosine Triophosphate کا ذائقہ محسوس کرا کے اسے پودے میں جذب کرواتا ہے۔

گوشت خور نباتات کے متعلق تو ہم نے سُنا اور پڑھا ہے لیکن کئی پیڑ پودے سبزی خور بھی ہیں۔ جو اپنے ہی سبز ساتھیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ کھانے میں لُطف اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ Striga نام کے پودے جو بجا طور پر جادوگر گھاس کے نام سے معروف ہیں، اپنے شکار کو زیر زمین پکڑ کر لاتے ہیں اور ان کی جڑوں میں چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے، ان کے اندر سے پانی اور معدنیات نکال کر لے جاتے ہیں۔

چکھنے کی حس کو اپنے بچاؤ کی خاطر حملے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، چنانچہ کچھ پودے اُن پر پرورش پانے والے کیڑے مکوڑوں کے لعاب دہن کا ذائقہ محسوس کر کے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیڑا کس نوعیت کا ہے اور پھر اسی طریقے سے مدافعت یا جوابی کارروائی کرتے ہیں۔ البتہ اس عمل میں یہ نقص ہے کہ جب تک پودا کیڑے کی نوعیت کا اندازہ اور مدافعت کی تیاری کرتا ہے تب تک وہ خود حملے کی زد میں آچکا ہوتا ہے۔ اس لئے حملے سے پہلے ہی جوابی حملے کی تیاری لازمی ہے۔ اگر ہم ذرا پیچھے جا کر یعنی آج سے لگ بھگ نو دس سال قبل کی تحقیق کا جائزہ لے لیں گے تو بات ذرا سمجھ میں آجائے گی۔ اس سلسلے میں 1991ء میں واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی پُل مین کے دو سائنس دانوں Bud Ryan اور Ted Farmer نے اپنے دیگر ساتھیوں سمیت دریافت کیا کہ ٹماٹر کے پودوں میں موجود دفاعی جینز کو سرگرم عمل بنایا جا سکتا ہے، اگر ان کے پتوں پر Methyle jasmonate کا پینٹ کیا جائے۔ وہ لوگ یہ جان کر حیران ہوئے کہ یہی جینز پتوں کے اُن حصوں میں بھی مستعد ہو گئے جن پر پینٹ نہیں لگایا تھا۔ انہوں نے

اپنی تحقیق کو جاری رکھتے ہوئے ثابت کیا کہ جب بھی کسی پودے کو زخم لگتا ہے تو Methyle jasmonate خارج ہوتا ہے۔ پودے کے آس پاس دیگر پودے بھی اس کی بھنک محسوس کرتے ہیں اور ایسے کیمیکلز تیار کر کے جوابی کارروائی کی تیاری کرتے ہیں جو کیڑے مکوڑوں کو پسپا کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عطر یا خوشبو میں اکثر Methyle Jasmonate ہی استعمال ہوتا ہے۔

تازہ ترین تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آگئی ہے کہ نباتات دھویں کی بو بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ Arable Crops Research نام کے ادارے کے ایک ماہر Tudor Thomas کا کہنا ہے کہ دُھویں میں موجود مرکبات زیر زمین بیجوں کی افزائش میں ایک اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ تھامس کا اندازہ ہے کہ جنگلات کے احیائے نو (Regeneration) کے سلسلے میں یہ ایک فطری عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

کچھ معاملوں میں پیڑ پودے فوری ردعمل کا بھی مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثلاً وینس فلے ٹریپ (Venus Flytrap) نام کا ایک گوشت خور پودا غیر مشتبہ کیڑوں کو اس کے مخصوص دہانے پر بیٹھتے ہی اپنا دروازہ بند کرتا ہے اور کیڑے کو چٹ کر جاتا ہے۔ جب کہ مائموسا نام کو پودا ذرا سا چھو لینے پر ہی اپنے نازک اندام پتوں کو خم کرنے کے لئے مشہور ہے۔ سہاروں پر اُگنے والے پودو یا Climbers جیسے مٹر اور راجماش وغیرہ میں بھی ایک باریک حس مَس (Touch Sense) ہوتی ہے، جس کا استعمال کر کے یہ پودے ٹھوس سہاروں کے اردگرد اپنے Tendrils لپیٹ کر اوپر چڑھتے ہیں۔

عام نباتات کے لئے یہ (Touch Sense) ہوا کے تیز جھونکوں کی مدافعت کے لئے ضروری ہے، جن سے ان پیڑ پودوں کے پتوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ پیڑ پودے ہوا کے جھونکوں کی وجہ سے ہلنا نہیں چاہتے ہیں، جس کا دفاع اُن ٹشوز (Tissues) کو مستحکم کر کے کیا جاتا ہے، جو اس عمل میں متاثر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے میں جو مزید توانائی صرف ہوتی ہے، اُس کے نتیجے میں پھلدار پیڑ یا پودے کی پیداوار پر براہِ راست یا بالواسطہ اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ مکئی کے جس پودے کو آدھے منٹ تک ہلایا جائے، اُس کی پیداوار میں دیگر پودوں کی نسبت تیس سے چالیس فیصدی تک کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

پیڑ پودے دیکھ سکتے ہیں، ذائقہ محسوس کر سکتے ہیں، بو سونگھ سکتے ہیں اور چھونے پر ردعمل کا مظاہرہ کر سکتے ہیں لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ اُن میں سننے کی بھی قوت ہو؟ اس سلسلے میں آج سے تین سال قبل امریکہ کے ایک شہر Carolina میں قائم Wake Forest یونیورسٹی میں ایک سائینس دان ایم جیفے (M. Jaffe) نے ایک مترنم آواز پیدا کرنے والے ایک آلے سے کام لے کر ایک تجربہ کیا۔ اس آلے کو بجانے کے بعد اس کے دو کلو ہارٹز Frequency کے دائرے کے اندر اندر مٹر کے پودوں کے پیداوار میں نسبتاً بہت اضافہ ہوا۔ کیونکہ Germination یعنی افزائش کی معمول کی شرح جو بیس فیصدی تھی، وہ بڑھکر اسّی سے نوّے فیصدی تک پہنچ گئی۔ اس تجربے نے ثابت کر دیا کہ پیڑ پودوں میں قوت سامع کی حس بھی موجود ہوتی ہے۔

مقابلہ بیت بازی اور حفظ قصیدہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عارفانہ منظوم کلام سے ہر طفل و خادم کو روشناس کرانے کے لئے ہر سال اجتماع کے موقعہ پر بیت بازی اور حفظ قصیدہ کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تمام قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس سے زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس کی تیاری کروائیں اور اس مقابلہ میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ادارہ

لطیفے

1. ماں:(منے سے) ہائے بیٹا! تم کیچڑ میں سارے کپڑے خراب کرآئے ہو۔
منا:امی کیا کرتا؟ گرتے وقت کپڑے اتارنے کی فرصت ہی نہ ملی۔

2. بیٹا:(ماں سے)امی منہ میٹھا کرو میرا رزلٹ آ گیا ہے۔
ماں:بیٹا مگر ڈبہ تو خالی ہے۔
بیٹا:میں بھی کون سا پاس ہوا ہوں امی۔

3. تین دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے۔
پہلا دوست بولا: میں نے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال کر اُس کی زبان کھینچ لی۔
دوسرا دوست بولا: میں نے ہاتھی کی سونڈ پکڑ کر ہاتھی کو گھمایا ہے۔
تیسرا دوست بہت سوچ کر بولا: یار میں کس کے بارے میں کہانی بتاؤں۔

4. ایک لڑکا کھیلتے ہوئے گر گیا۔اُس کے دائیں ہاتھ میں چوٹ آئی تو وہ پھر کھڑا ہو کر پھر گرا۔اُس کے دوستوں نے پوچھا تم پھر کیوں گرے۔
لڑکا:ایک بنڈیج کے ساتھ دوسری مفت ہے۔

5. دو دوست باتیں کر رہے تھے۔
ایک دوست بولا میرے دادا کے پاس اتنی بڑی چار پائی ہے جس پر سارا گاؤں سوتا ہے پھر بھی اُس پر ایک گاؤں کے لئے جگہ ہوتی ہے۔
دوسرا بولا: میرے دادا کے پاس اتنا بڑا ڈنڈا ہے جس سے وہ برسات کے دنوں میں بادلوں کو ہلاتے ہیں۔
پہلا بولا: چل جھوٹے تیرے دادا اتنا بڑا ڈنڈا کہاں پر رکھتے ہیں۔
دوسرا بولا: تیرے دادا کی چار پائی پر۔

6. ایک بیوقوف دوسرے سے یار اگر ہوائی جہاز کو پینٹ کرنا ہو تو بہت وقت صرف ہوگا۔
دوسرا: میرا خیال ہے اگر ہوائی جہاز اوپر چلا جائے تو چھوٹا ہو جاتا ہے وہاں جا کے پینٹ کر دینا چاہئے۔

7. ایک موٹا آدمی ایک پتلے آدمی کے اوپر دوسری مرتبہ گرنے لگا تو پتلا آدمی بولا۔
یار! پہلی پسلی تو جڑ والوں پھر دوسری توڑ لینا۔

(محمد ابراھیم، بھدرواہ)

8. ایک ڈاکٹر مریضوں کے آپریشن کیا کرتا تھا۔تین مریض جن کے قریب قریب دو دو آپریشن ہوئے تھے، وہ تینوں آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ پہلے آپریشن کے بعد دوسرا آپریشن کیوں ہوا۔
ایک بولا: میرا آپریشن جب ہوا تو ڈاکٹر خون صاف کرنے والا پیڈ اندر بھول گیا تھا اس لئے اس نے میرا دوبارہ آپریشن کیا۔
دوسرے نے کہا: میرا دوسرا آپریشن اس لئے ہوا کہ ڈاکٹر ٹوپی اندر بھول گیا تھا۔
ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر گھبرایا ہوا اندر آیا اور تیسرے مریض کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ مجھے اپنی قینچی نہیں مل رہی۔

(اردو کلاس بتاریخ 6 رفروری 1999ء)

9. ٹرین میں سفر کے دوران ایک ڈاکو اچانک ڈبے میں داخل ہوا اور ایک مسافر کی کنپٹی پر پستول رکھ کر خوفناک آواز میں بولا: ”تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے فوراً نکال دو“۔
مسافر نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر آہستہ سے کہا: ”آہستہ بولو، میرے پاس تو ٹکٹ بھی نہیں ہے“۔
ایک بزرگ ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔انہوں نے ایک نوجوان سے پوچھا: ”تمہاری کتنی عمر ہے؟“
نوجوان نے جواب دیا: پچیس سال۔
بزرگ بولے: ”پھر تو تم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہو، اس لئے میرے پاؤں سے اپنا پاؤں اٹھالو“۔
ایک دوا فروش بھرے مجمع میں اپنی دوائی کی تعریف کر رہا تھا۔اُس نے آخر میں تحسین طلب نظروں سے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”حضرات! میں یہ دوا عرصہ بیس سال سے فروخت کر رہا ہوں، لیکن آج تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ دوا خراب ہے“۔
مجمع میں سے آواز آئی: ”ظاہر ہے مُردے تو شکایت کرنے سے رہے“۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2002ء

20,19 اور 21 اکتوبر 2002ء

علمی و ورزشی مقابلہ جات و دیگر پروگراموں کی تفصیل

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 33 واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 24 واں سالانہ اجتماع اکتوبر کی 20,19 اور 21 تاریخوں میں (بروز ہفتہ، اتوار و سوموار) مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہوگا (انشاء اللہ)۔ اس موقعہ پر ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا تفصیلی پروگرام پیش ہے۔ اس اجتماع میں نومبائعین کی مجالس سے کثرت کے ساتھ نمائندگان کی شرکت متوقع ہے۔

لہٰذا تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ خُدام و اطفال کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور اس میں شریک ہونے والوں کو بے انتہا برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

حُسنِ کارکردگی:- اسکے لئے بھارت کی جملہ مجالس خُدام و اطفال کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اوّل، دوئم و سوئم آنے والی خُدام و اطفال کی مجالس کو انعام دیئے جائیں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

علمی مقابلہ جات خُدام

مقابلہ حُسن قراءت (الف، ب، ج) وقت دو (2) منٹ

(حزب الف و ب کا مقابلہ مشترکہ)

مقابلہ نظم خوانی (الف، ب، ج) وقت دو (2) منٹ

(حزب الف و ب کا مقابلہ مشترکہ)

☆ - مکمل قصیدہ حفظ سنانے والے کیلئے بھی خصوصی انعام ہے۔ خُدام اور اطفال کا الگ الگ مقابلہ ہوگا۔

نظم خوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام کے علاوہ صحابہ کرامؓ و صحابیات حضرت مسیح موعودؑ کے کلام بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

......**مقابلہ تقاریر** وقت چار منٹ (الف، ب، ج)

(حزب الف، ب و ج کا مقابلہ الگ الگ ہوگا)

عناوین: (۱) سیرت آنحضرت ﷺ کا کوئی ایک پہلو۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک پہلو (۳) دعوت الی اللہ اور خُدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ (۴) موجودہ زمانے کی معاشرتی خرابیاں اور اُن سے بچنے کے طریق۔ (۵) خلافت رابعہ کا بابرکت دَور

مقابلہ کوئز (نصاب کوئز خُدام و اطفال)

(۱) کتاب دینی معلومات (۲) معلومات عامہ 2002 (General Knowledge: Politics, Sports & Current Affairs) (۳) آڈیو راؤنڈ (۴) خطبات حضرت امیر المؤمنین (اخبار بدر کے ماہ مارچ و اپریل ۲۰۰۲ء کے شماروں میں جو خطبات طبع ہوئے ہیں اُن میں سے سوالات ہوں گے۔) {صرف خدام کے لئے}

کوئز پروگرام میں حصہ لینے والے خُدام کا مقابلہ سے قبل ایک تحریری ٹیسٹ لیا جائے گا۔ اُس میں کامیاب ہونے والی ٹیموں کو ہی مقابلہ میں شریک کیا جائے گا۔

مشاھدہ و معائنہ، پیغام رسانی، پرچہ ذھانت

ورزشی مقابلہ جات خُدام

(۱) بیڈمنٹن سنگلز (۲) دوڑ 100 میٹر (۳) Relay Race 4 X 100 (۴) فٹ بال (۵) والی بال (۶) نیشنل کبڈی (۷) رسہ کشی (۸) لانگ جمپ (۹) shot put (۱۰) میوزیکل چیئر (35 سال سے اوپر کے خدام کے لئے)

علمی مقابلہ جات اطفال

مقابلہ حُسن قرأت: (الف، ب، ج) وقت 1 1/2 منٹ

مقابلہ نظم خوانی: (الف، ب، ج) وقت 1 1/2 منٹ

مقابلہ تقاریر: (الف، ب، ج) وقت 3 منٹ

عناوین تقاریر:

(۱)۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳)۔ اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل (۴)۔ سیرت بانی تنظیم مجلس اطفال الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ (۵)۔ نماز کی اہمیت و برکات

مقابلہ بیت بازی و کوئز: (مقابلہ کوئز اطفال کا نصاب خدام کے مقابلہ کوئز میں ملاحظہ فرمائیں)

(اسکے علاوہ مجلس انصاراللہ کے زیر انتظام اطفال کے لئے ایک دینی مقابلہ ہوگا۔)

ورزشی مقابلہ جات اطفال

(۱) فٹ بال (۲) بیڈمنٹن سنگلز (۳) نشانہ غلیل (۴) دوڑ 100 میٹر (گروپ A/B) (۵) نیشنل کبڈی (۶) تین ٹانگ کی دوڑ (۷) بچوں کی دلچسپ کھیلیں۔

خصوصی تربیتی اجلاس:

اجتماع کے موقع پر علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی خاص موضوع پر تقریر رکھی جائیگی۔

صنعتی نمائش

امسال بھی اجتماع کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جائیگا اور اول دوم سوم آنے والے خدام کو انعام دیے جائیں گے۔ جو آئٹم گذشتہ سالوں میں پیش کئے گئے تھے، انہیں دوبارہ پیش کرنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی۔

خصوصی تقریب برائے واقفین نو

امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ۷ (سات) سال سے زائد عمر کے واقفینِ نو بچوں کے لئے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جارہا ہے، جسمیں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ اسی طرح اجتماع کے دوران واقفینِ نو بچوں کے لئے ایک خصوصی تقریب کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔

ضروری ہدایات:

(۱) واضح رہے کہ خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ایسے اجتماعات میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔

(۲) امسال اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ جس میں میزانیہ آمد وخرچ اور دیگر امور پیش ہوں گے۔ مجلس شوریٰ چونکہ اجتماع کے اگلے دن منعقد ہوگی اس لئے خدام اسکے مطابق ہی واپسی سفر کا پروگرام بنائیں۔

(۳) قائدین کرام سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو خدام و اطفال تک پہنچانے کا انتظام کریں تاکہ اجتماع میں شامل ہونے والے بروقت مقابلہ جات کی تیاری کرسکیں۔

(۴) مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال کے اسماء قائدین مجالس کی وساطت سے آنے چاہئیں۔

(۵) مجالس لائحہ عمل کے مطابق اپنے ہاں مقامی اجتماع منعقد کریں اور صرف پانچ منتخب خدام و اطفال کے اسماء ہی سالانہ اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کیلئے بھجوائیں۔

(۶) علمی مقابلہ جات میں جج صاحبان اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری صاحبان کا فیصلہ آخری ہوگا۔

(۷) اس سال کے پروگراموں میں کچھ کمی بیشی کی گئی ہے۔ لہٰذا پروگرام غور سے پڑھیں اور اس کے مطابق تیاری کروائیں۔

(۸) اجتماع کے پروگرام میں حسب ضرورت ردّ و بدل کرنے کا اختیار صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ہوگا۔

(۹) ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کیلئے Kit یا Trousers استعمال کرنا ضروری ہوگا۔ روزمرہ کا لباس پتلون رشلوار قمیص میں مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۱۰) مقابلہ حُسن قراءت کیلئے خدام و اطفال کا پہلے ٹیسٹ لیا جائیگا۔ ٹیسٹ میں پاس ہونے پر ہی مقابلے کیلئے اسٹیج پر آنے کی اجازت ہوگی۔

(۱۱) علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال کے تین معیار قائم کئے گئے ہیں **خدام**: الف۔ گریجویٹ و مدرسہ احمدیہ کے درجات کے طلبہ۔ ب۔ 2+ و مدرسہ احمدیہ کے ابتدائی چار سال کے طلبہ اور مدرسۃ المعلمین کے طلبہ۔ ج۔ نومبائعین۔ (حسن قراءت اور نظم خوانی میں معیار الف اور ب کا مقابلہ مشترکہ ہوگا تاہم تقریری مقابلہ میں تینوں معیار کا الگ الگ مقابلہ ہوگا۔)

اطفال: حزب الف میں 7 سے 10 سال کے اطفال، حزب ب میں 10 سے 15 سال کے اطفال اور حزب ج میں نومبائعین اطفال شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہیکہ تمام خدام و اطفال کو احسن رنگ میں اجتماع کی تیاری کرنے اور اس میں شریک ہونے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

زین الدین حامد

صدر اجتماع کمیٹی 2002ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ

۲۵؍ جون ۲۰۰۲ء کو ایک خصوصی تربیتی اجلاس محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم جوہر حفیظ فانی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ نے تقریر کی۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں تنظیم خدام الاحمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے خدام کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

عثمان آباد

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاسات منعقد کئے گئے۔ ۲۹؍ جون تا ۵؍ جولائی منعقدہ اجلاسات میں مکرم عبدالصمد احمدی صاحب، مکرم عبدالعظیم صاحب، مکرم عبداللطیف صاحب، مکرم عبدالسعید صاحب، مکرم وسیم احمد عظیم (قائد)، مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (صدر جماعت) محترمہ امۃ القدیر صاحب (صدر لجنہ) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے قرآن مجید کی عظمت کے بارہ میں مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔

چیک ڈسنڈ وایمر پچھ

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آمد کی مناسبت سے مسجد احمدیہ چیک ایمر پچھ میں ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا جسمیں ہر دو مجالس سے کثیر تعداد میں خدام شامل ہوئے۔ جسمیں مرکزی نمائندوں نے خدام کو مختلف تنظیمی و تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

گاگرن صوفنامن

مورخہ ۳۱؍ مئی ۲۰۰۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ گاگرن صوفنامن کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں ایک شاندار وقار عمل ہوا۔ مسجد کی لکڑی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں خدام نے بھرپور تعاون دیا۔ جزاہم اللہ

(مظفر احمد نائک، قائد مجلس خدام الاحمدیہ گاگرن صوفنامن کشمیر)

یادگیر

مورخہ ۱۶؍ جون بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ یادگیر میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ امابعد ایک نظم ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ یادگیر نے ایک تقریر کی۔ ایک نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ مہمان خصوصی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۳۰؍ جون کو مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز فجر ایک وقار عمل رکھا گیا۔ دعا و عہد کے بعد سب سے پہلے مسجد کی صفائی اور جانمازوں کی اچھی طرح سے صفائی کی گئی۔ اسی طرح طہارت خانوں کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بنگلور کا 20واں لوکل اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بنگلور کا ۲۰واں لوکل اجتماع ۶؍ جنوری ۲۰۰۲ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں ۹ نو مبائع ممبرات نے بھی شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترمہ اختر بیگم صاحبہ، محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ، محترمہ وسیم النساء صاحبہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک، عہد نامہ و حدیث کے بعد لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جسمیں مقابلہ حسن قرأت، حفظ قرآن، نظم خوانی اور تقاریر علیحدہ علیحدہ ہوئے۔ تین غیر مسلم بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ نو مبائع ممبرات نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ لجنہ کی دو ممبرات نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲۰ اشعار زبانی سنائے۔

آخر میں صدر صاحبہ نے پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ اور تمام ممبرات کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی خطاب سے نوازا۔

اجتماع میں ۷۰ ممبرات نے شرکت کی، جنکے کھانے پینے کا بھی انتظام کیا گیا۔ دعا کے بعد اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(راشدہ حشمت، جنرل سکریٹری بنگلور)

تربیتی جلسہ زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ اندورہ

جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر میں مورخہ ۲۱؍ جون کو لجنہ اماء اللہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ جلسہ میں دو نظمیں اور تین تقاریر ہوئیں۔

آخر میں صدر جلسہ نے نصائح فرمائے اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ولادت

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱؍اگست ۲۰۰۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچے کو وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے بچے کا نام فاران احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل درویش مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد عثمان صاحب عباسی آف اتر پردیش کا نواسا ہے۔ قارئین کی خدمت میں بچے کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (ادارہ)

(اعانت مشکوٰۃ:-/۱۰۰)

اعزاز - درخواستِ دعا

یہ امر باعث مسرت ہے کہ عزیز ڈاکٹر محمد سلطان آف ہاری پاری گام بن محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز حال سرینگر کو گورنمنٹ آف جموں کشمیر نے ڈیپارٹمنٹ آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی کی طرف سے Biological Science میں نمایاں کارکردگی اور قابلِ قدر تحقیقی کام کے انجام دہی کی وجہ سے اس سال کے Young Scientist Award سے نوازا ہے۔ یہ ایوارڈ گورنمنٹ کی طرف سے ہر تیسرے سال سائنس کی کسی موضوع پر بہترین اور قابل قدر ریسرچ کے لئے دیا جاتا ہے اور اِس ایوارڈ میں ایک توصیفی سند کے علاوہ دس ہزار (۱۰،۰۰۰) روپیہ کی نقد رقم بھی دی جاتی ہے۔

عزیز موصوف نے Biochemical Basis of Ageing Flowers کے موضوع پر قابل تعریف کام کیا ہے۔ چنانچہ ۱۵؍جولائی ۲۰۰۲ء کو یہ ایوارڈ عزت مآب جناب غلام محی الدین صاحب شاہ وزیر برائے مکانات وشہری ترقی اور سائنس وٹکنالوجی اور اُس وقت کے قائم مقام وزیرِ اعلیٰ گورنمنٹ آف جموں وکشمیر نے SKICC سری نگر میں ایک پُر وقار تقریب میں عطا کیا۔ مولا کریم سے دُعا ہے کہ وہ موصوف کے لئے یہ اعزاز اور بہت سارے اعزازات کے لئے پیش خیمہ ثابت کرے اور دینی و دنیوی ترقیات سے اِن کو نوازے، جماعت کے لئے باعثِ فخر بنادے۔ اللّٰھم اٰمین

موصوف نے اس خوشی میں رسالہ مشکوٰۃ کے لئے سو (۱۰۰) روپے بطور اعانت ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت سے عزیز موصوف کے حق میں دعا کی درخواست ہے۔ (غلام رسول بٹ صدر جماعت سری نگر)

نمایاں کامیابی

اے. طاہر احمد کوٹار

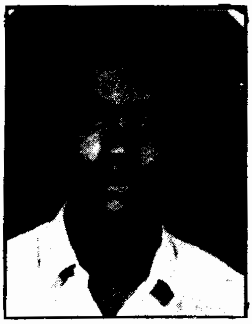

عزیز اے. طاہر احمد بن مکرم عبدالرزاق صاحب آف کوٹار تامل ناڈو نے امسال SLC امتحان میں 1107/1200 نمبر حاصل کر کے فرسٹ کلاس میں اپنے سکول میں IInd Rank میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مستقبل میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ اٰمین

سیّد نجیب احمد کٹک

عزیز سیّد نجیب احمد بن مکرم سیّد رفیع احمد صاحب ایڈووکیٹ نے S S C C کے امتحان میں 90% نمبر حاصل کر کے ضلع کٹک میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور مستقبل میں مزید اعلیٰ کامیابی سے نوازتا رہے۔ اٰمین

مبارک صد مبارک (ادارہ)

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صاحب ڈار بن مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار آف آسنور نے اپنی اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے جملہ قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے۔ اعانت مشکوٰۃ -/100

(طاہر احمد نمائندہ مشکوٰۃ کوریل)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۲۶رمئی ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب سیرت النبیؐ کے سلسلہ میں اطفال احمدیہ رشی نگر نے ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد احمدیہ رشی نگر میں زیر صدارت الحاج ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایتو صدر جماعت احمدیہ رشی نگر منعقد کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مولوی عبدالسلام صاحب انور، عزیزم بلال احمد گنائی، ڈاکٹر عبدالحمید گنائی اور محترم الحاج ماسٹر عبدالرشید میر صاحب نے سیرت النبیؐ پر روشنی ڈالی۔ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر کیا اور بتایا کہ کسطرح ظہور اسلام کے ابتدائی ایام کیسے تھے۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(وسیم احمد گنائی، ناظم اطفال)

رپورٹ تربیتی اجلاس

الحمد للہ کہ مورخہ ۱۸رمئی ۲۰۰۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ زیت پورہ ہریانہ میں پہلی مرتبہ زیر صدارت محترم خواجہ عطاء الغفار صاحب نائب قائد اول خدام الاحمدیہ ہریانہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔

عزیزم جوگندر خان کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم سوہن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ زیت پورہ نے جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف اور نوجوانوں کی تربیت پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی فرید احمد صاحب ناصر معلم وقف جدید بیرون اسمٰعیل آباد نے ذیلی تنظیموں کی غرض وغایت پر تقریر کی بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے علمی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام اطفال اور ناصرات کو انعام تقسیم کئے۔

محترم صدر اجلاس نے قرآن وحدیث کی روشنی میں تعلیم کی ضرورت پر تقریر کی۔ آخر پر دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اس موقع پر حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

(ٹی۔ ایم عبدالجیب، ایڈیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ہریانہ)

وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ کرنال کے زیر انتظام مورخہ ۱۰رمئی ۲۰۰۲ء کو مسجد احمدیہ کرنال میں وقار عمل کروایا گیا۔ خدام نے نہایت جذبہ کے ساتھ مسجد کی صفائی کی۔ اور مسجد کی دریاں وغیرہ کو بھی دھویا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کو احسن رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عطاء الغفار، نائب قائد اول مجلس خدام الاحمدیہ ہریانہ)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

۲۹رمئی کو جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر نے سیرتی اجلاس کیا۔ جسکی صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ اندورہ نے کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم شیخ صادق احمد معلم وقف جدید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مدلل روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر عزیز مکرم طاہر احمد خان صاحب نے کی۔ ناصرات نے بھی اس سیرتی اجلاس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اختتام پر صدارتی تقریر ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اسکے بعد یہ اجلاس دعا کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ خدام، انصار اور اطفال نے بھرپور تعاون دیا۔ اور غیر از جماعت افراد کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

(محمد ابراہیم، صدر جماعت احمدیہ اندورہ، کشمیر)

رپورٹ یوم خلافت جماعت احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۲رجون کو جماعت احمدیہ بھدرواہ کی طرف سے یوم خلافت بڑی شان وشوکت سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں مسجد احمدیہ بھدرواہ میں ایک خصوصی اجلاس رکھا گیا۔ اس اجلاس میں خدام واطفال نے پورا پورا حصہ لیا۔ اجلاس کی صدارت مکرمی عبدالحفیظ صاحب فانی مربی اطفال بھدرواہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم ظفر اللہ عزیز ملک اور مکرم باسط رشید صاحب گنائی نے تقاریر کیں۔ اس دوران نظمیں بھی پڑی گئیں، جو مکرم عبدالرحیم صاحب خان، یونس احمد صاحب کاغذگر اور عزیزم افضال احمد ملک نے پڑھیں۔ مقررین حضرات نے اپنی اپنی تقاریر میں خلافت کی خوبیوں اور برکات پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب فانی نے اپنے صدارتی خطاب میں تمام احباب کو اطاعت پر قائم رہنے کی طرف زور دیا۔ دعا کے ساتھ یہ کامیاب اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (جوہر حفیظ فانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ نمائندہ مشکوٰۃ بھدرواہ)

جلسہ سیرت النبیؐ کی شاندار تقریب

مورخہ ۲۵رمئی ۲۰۰۲ء تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے گروئنڈ میں

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے زیر اہتمام سیرت النبی کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خدام اطفال وانصار برزگان کے علاوہ وادی کے دیگر احمدی جماعتوں سے آئے ہوئے معلمین، مبلغین، صدر صاحبان قائد صاحبان، قائد صاحب علاقائی، و مہمان خصوصی امیر صاحب جماعت احمدیہ صوبائی کشمیر نے شمولیت کی۔

اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک ونظم سے ہوا۔ بعدہٗ محترم مولوی صاحب اوگامی نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالی، مکرم سلیق احمد ڈار صاحب نے نظم دوم پیش کی۔ آنحضرت کا انداز تربیت موضوع کے تحت مکرم اشفاق احمد نائک نے مدلل تقریر کی۔ بعدازاں کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' کا احمدی شاعر مکرم غلام نبی نیاز صاحب کے ذریعہ کیا گیا کشمیری ترجمہ پیش کیا گیا۔ 'آنحضرت ﷺ کا خلق عظیم' کے موضوع کے تحت قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ صوبائی کشمیر نے مفصل تقریر کی۔ مکرم سبزار احمد ریشی نے 'ہمدردی خلایق' موضوع کے تحت مقامی زبان میں تقریر کی۔

آخر پر صدر اجلاس محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے حاضرین جلسہ کو اپنے صدارتی خطاب سے نوازا۔ دُعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔

تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے
سنگِ بنیاد کی تقریب

مورخہ ۲۵ رمئی ۲۰۰۲ء کو جلسہ سیرت النبیؐ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے بابرکت موقعہ پر تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں لائی گئی۔

اس پر وقار تقریب کی صدارت مکرم ومحترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر نے فرمائی۔ اس بابرکت تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم سید ناصر احمد ندیم صاحب اپنی تقریر میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیتے ہوئے آنحضرتؐ کی علم حاصل کرنے کے بارے میں تاکید پر روشنی ڈالی۔ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے پر زور دیا۔ عزیزم اظہر شکیل نے خوش الحانی سے نظم پڑھکر تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے طلباء کی نمائندگی کی۔

صدارتی خطاب سے پہلے جماعت احمدیہ آسنور نے اسکول کی عمارت کے لئے -/۲۰۰۰۰۰ (دو لاکھ روپیہ) اسکول فنڈ میں جمع کروائے۔ (معہ وعدہ جات)۔

صدر اجلاس محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی جماعت احمدیہ کشمیر نے حاضرین کو اپنے صدارتی خطاب سے نوازنے کے بعد دن کے ٹھیک بارہ بجکر پندرہ منٹ پر تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کا سنگ بنیاد رکھا۔ دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(ذاکر حُسین نائیک، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

رپورٹ جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۵ رمئی بروز ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ مونگیر نے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے کثیر تعداد میں غیر احمدی دوستوں کو دعوت دی گئی تھی لہٰذا کافی تعداد میں غیر احمدی دوست جلسہ کے دوران شامل تھے اور کئی جلسہ گاہ کے باہر کھڑے پروگرام سن رہے تھے۔

جلسہ کا آغاز نماز مغرب کے بعد ہوا۔ محترم دیدار الحق صاحب مقامی معلم نے قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ کچھ اطفال وناصرات نے نظم پڑھی۔ مکرم ومحترم اسماعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ بھاگلپور نے بتفصیل سیرۃ النبی ﷺ پر روشنی ڈالی۔ اسکے بعد کوئز پروگرام میں اول دوئم، سوئم آنے والے اطفال و ناصرات کو صدر مجلس محترم عین العارفین صاحب نے انعامات دیئے۔ اس طرح یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (انوار اللہ فضل احمد صوبائی قائد بہار)

رپورٹ جلسہ سیرت النبی ﷺ

۲۵ رمئی ۲۰۰۲ء کو مسجد احمدیہ تیماپور میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم سید طاہر احمد عجب شیر، مکرم کے سہیل احمد، مکرم کے آفتاب احمد صاحب اور مکرم سید خلیل احمد صاحب معلم نے سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر لب کُشائی کی۔ آخر پر مکرم صدر جلسہ نیصدارتی خطاب فرمایا۔ بعد دُعا جلسہ اختتام ہوا۔ آمین

جلسہ یوم خلافت

زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب کمن گڈی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب زعیم انصار اللہ، سید ریاض احمد سلیم، مکرم کے. سہیل احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم سید خلیل احمد

صاحب معلمنے خلافت کی اہمیت و برکات کے عناوین پر تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(بشارت احمد مسرور۔ ناگنڈ، دیوورگی سکریٹری وقف نو تیاپور)

رپورٹ اجلاس خدام الاحمدیہ جے پور

خدا کے فضل سے مورخہ ۱۲ مئی ۲۰۰۲ء کو بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ جے پور میٹر بتی اجلاس منعقد کیا۔

اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عطاء الرب صاحب نے کی۔ تلاوت، عہد نامہ اور نظم کے بعد مکرم عبدالرب صاحب مکرم شریف احمد صاحب قائد صوبائی اور خاکسار لئیق احمد قائد خدام الاحمدیہ جے پور نے تقاریر کیں۔ اجلاس کا اختتام دعا پر ہوا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ جے پور)

جلسہ یومِ والدین

مورخہ ۵ مئی ۲۰۰۲ء کو تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ ناصر آباد میں اپنی روایات کے مطابق "یوم والدین" کی پروقار شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

کثیر تعداد میں والدین، گردونواح کے ذی عزت غیر از جماعت تعلیمیافتہ دوست، ایفیلیٹڈ سکولوں کے نمائندگان، مقامی وشورت جماعت کے خدام و انصار، گورنمنٹ ہائی اسکول ناصر آباد کے نمائندگان، اخبار ہلال نو کے نمائندہ، ریڈیو کشمیر سرینگر "شہر بین" کے نمائندہ محمد مقبول ویرے، سلسلہ عالیہ کے مبلغین و معلمین کرام، تعلیم الاسلام جونئیر ونگ اور سنئر ونگ کے ایک ہزار طلباء و طالبات، اسٹاف ممبران و ممبرات اور محترم المقام امیر صاحب صوبائی جموں و کشمیر نے شرکت فرمائی۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جموں و کشمیر کی آمد پر تمام حاضرین کرام احتراماً کھڑے ہوگئے اور محترم موصوف کے زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ تقاریر، نظمیں، مزاحیہ پروگرام اور تاثرات، مکرم محمد مقبول ویرے کے صاحب نمائندہ ریڈیو کشمیر سرینگر (پروگرام شہر بین کے انچارج) کی جماعت تیئں سراہنا، اردو، انگریزی، ہندی اور کشمیر میں نظمیں اور تقاریر وغیرہ کے پروگرام ہوئے۔ یہ کارروائی ڈیڑھ بجے دن تک جاری رہی۔ جسکے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور مہمانان کرام کی تواضع کی گئی۔

ٹھیک دو بجے مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت ناصر آباد و چیئرمین تعلیم الاسلام انسٹیچوٹ نے دوسری نشست کا آغاز فرمایا۔ موصوف کے زیر صدارت بقیہ پروگرام جسمیں والدین اور غیر از جماعت مہمانان کے بہترین تاثرات اور ضروریات کی نشاندہی کی گئی جاری رہا۔ نیز گذشتہ سال کے ڈسٹنکشن ہولڈرز کو اعزازی انعامات، بہترین استاد کا اعزازی انعام ایک غیر از جماعت ٹیچر کو، وہ بیسٹ گرل آف دی سکول اور وہ بیسٹ بوائے آف دی سکول کے اعزازی انعاما تقسیم کئے گئےجو کہ مکرم محمد اقبال صاحب بدر پرنسپل جونیئر ونگ اور مکرم ڈار صاحب پرنسپل سینئر ونگ نے تقسیم فرمائے۔

نیک تمناؤں، دُعاؤں اور بہترین تاثرات کے ساتھ بعد دُعا ٹھیک پانچ بجے دن کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ تمام کارروائی کو اخبار الصفاء سرینگر نے اپنی اشاعت کی زینت بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کو مقامی اور صوبائی سطح کے لئے جماعتی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین۔ (سید امداد علی ناصر آباد کشمیر)

ولادت

• خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۰۲ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی۔ جسکا نام حضور انور نے قانتہ ناصر تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مرحوم غلام حیدر چک کوریل کی پوتی اور خواجہ محمد عبداللہ نائیک آسنور کی نواسی ہے۔

احباب کی خدمت میں بچی کے نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا عرض ہے۔ (اعانت مشکوٰۃ ۵۰ روپے)

(فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ سرکل انچارج کشمیر)

درخواست دعا

خاکسار کی صحت وتندرستی، نوکری اور کاروبار میں ترقی کیلئے، پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے، خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق پانے کیلئے نیز مخالفین سے بچ کر خدا تعالیٰ کی حفظ وامان میں آنے کیلئے، علم وعمل میں ترقی پانے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مختار احمد، جماعت احمدی بڑھانوں جموں وکشمیر)

رپورٹ پندرہ روزہ تربیتی کیمپ منعقدہ جون 2002ء

(برائے نو مبائعین پنجاب، ہماچل، ہریانہ، اترانچل اور راجستھان)

از: زین الدین حامد، نگران تعلیمی تربیتی امور تربیتی کیمپ 2002ء

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی کاوشوں میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غیر معمولی برکت عطا فرما رہا ہے۔ ساری دنیا میں حیرت انگیز روحانی تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ مشرق و مغرب میں، شمال و جنوب میں انتشارِ روحانیت کا عجیب سماں ہے۔ مختلف قوم اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے، مختلف تہذیب و تمدن کے دلدادے، مختلف زبانیں بولنے والے کثرت کے ساتھ جماعت مین داخل ہو رہے ہیں اور ہمارا ملک ہندوستان اس لحاظ سے دنیا کے دیگر ممالک کے مقابل پر صفِ اول میں کھڑا ہے۔ کیوں نہ ہو اسی ملک سے ہی تو یہ انقلاب انگیز آواز بلند ہوئی تھی اور یہی وہ ملک ہے کہ جس کو اس زمانہ میں تخت گاہ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں آنے والے ان نومبائعین کی تعلیم و تربیت اور ان کو نظامِ جماعت کا فعّال حصہ بنانا جماعت کے سامنے ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں اس ضمن میں مختلف پروگرام بروئے کار لائے جاتے رہے۔ منجملہ ان پروگرام میں سے ایک یہ تھا کہ جگہ جگہ ایسے تربیتی مراکز قائم کئے جائیں جہاں پر نومبائعین میں سے منتخب نمائندوں کو جمع کر کے خصوصی تعلیمی و تربیتی پروگرام مرتب کئے جائیں۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین کی منظوری اور راہ نمائی سے قادیان کے قریبی صوبوں کے نومبائعین طلباء کے لئے مرکز قادیان میں سن ۲۰۰۰ء سے تربیتی کیمپ کے انعقاد کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ تیسرا کیمپ ہے جسکی اختتامی تقریب کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔

جہاں تک اعداد و شمار اور دیگر انتظامات کا تعلق ہے یہ کیمپ پہلے دونوں کیمپوں کے مقابل پر زیادہ کامیاب اور زیادہ منظم نظر آتا ہے۔ اور ہر پہلو سے بہتری کی کوشش کی گئی ہے۔ اللّٰھم زدفزد

پہلے تربیتی کیمپ جو جون 2000ء کو لگایا گیا تھا۔ میں شریک طلباء کی تعداد صرف 75 تھی۔ اسکے بالمقابل پ دوسرے کیمپ کے موقعہ پر 185 طلباء اور 65 طالبات سمیت 250 طلباء و طالبات کی حاضری رہی۔ اور اس مرتبہ تیسرے کیمپ کے موقعہ پر رجسٹریشن کے مطابق 221 طلباء اور 86 طالبات شریک ہیں یعنی کل تعداد 307 ہے۔ یعنی سال گذشتہ کے مقابل پر 21 طالبات اور 36 طلباء یعنی کل 57 طلباء و طالبات کا اضافہ ہوا ہے۔

طلباء کی صوبہ وار تعداد: پنجاب: 147؛ ہماچل: 10؛ ہریانہ: 36؛ راجستھان: 9؛ اترانچل: 12؛ متفرق: 7

طالبات کی صوبہ وار تعداد: پنجاب: 64، ہماچل: 2، ہریانہ: 16، اترانچل: 4

تعداد کے لحاظ سے جو تدریجی اضافہ ہو رہا ہے یہ بہت ہی خوش آئند ہے۔ اللّٰھم زدفزد

افتتاحی پروگرام: پروگرام کے مطابق 8 جون کی شام تک طلباء و طالبات کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ قادیان کا ماحول ایک اجتماع کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔ موسمی تعطیلات میں قادیان میں زیرِ تعلیم بیرونِ قادیان کے طلباء کے اپنے اپنے وطن جانے کے نتیجہ میں محلّہ احمدیہ میں جو بے رونقی تھی وہ ان نومبائع طلباء کی آمد سے دور ہو گئی۔ مساجد، بیت الدعا، بہشتی مقبرہ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ ان نوواردین کی آمد سے معمور ہوئے۔ ان نومبائعین کے ایمان و اخلاص اور جذبہ فدائیت کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے دلوں میں ان مبلغوں اور معلموں اور داعیینِ الی اللہ کے لئے دعاؤں کی تحریک ہوتی ہے جنھوں نے انکی تعلیم و تربیت میں حد درجہ جدوجہد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر

عطا فرمائے اور حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین

اگرچہ کلاس کا آغاز 9 جون کو ہی کیا گیا تھا۔ لیکن باضابطہ افتتاحی تقریب 11 تاریخ کی صبح 11 بجے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ موقعہ پر مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بطورِ مہمانِ خصوصی تشریف لائے اور طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ محترم صدرِ اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

رہائش: طلباء کی رہائش کے لئے جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے کمروں میں انتظام کیا گیا تھا جبکہ طالبات کا انتظام حسبِ سابق نصرت گرلز اسکول میں انتظام تھا۔

ڈیوٹیوں کی تقسیم اور عارضی دفاتر کا اہتمام: محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کو اس کیمپ کا نگرانِ اعلیٰ مقرر فرمایا اور ساتھ ہی خاکسار زین الدین حامد کو نگران تعلیمی وتربیتی امور اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم کو نگران انتظامی امور اور محترمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو نگران تعلیمی وتربیتی وانتظامی امور برائے طالبات مقرر فرمایا۔ چنانچہ اس کمیٹی نے میٹنگ کر کے کیمپ کے لئے مکمل لائحہ عمل تیار کیا۔

جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیوں کی تقسیم اس سال کے کیمپ کے امتیازات میں سے ہے۔ اسکے علاوہ مختلف دفاتر بھی قائم کئے گئے تھے۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں دفتر تربیتی وتعلیمی امور، دفتر سکیورٹی، دفتر طبی امداد، دفتر آب رسانی، دفتر برائے بجلی وجنریٹر قائم کر دیے گئے تھے۔ اور احاطہ دار الضیافت میں دفتر برائے انتظامی امور قائم کیا گیا۔ ان دفاتر کے قیام سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اور ۲۴ گھنٹے انتظامات کی نگرانی ہوتی رہی۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جیسا کہ احباب جانتے ہیں کہ قادیان کی مجلس کا ایک بہت بڑا حصہ بیرونِ قادیان سے آنے والے زیرِ تعلیم طلباء کا ہے جو موسمی تعطیل میں اپنے وطن واپس جاتے ہیں۔ تو جون جولائی کے مہینہ میں خدام کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔ اور قادیان کے مستقل رہائش رکھنے والے اراکین ہی رہ جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے اراکین مبارک بادی کے مستحق ہیں کہ باوجود کہ تعداد کم ہونے کے دن رات ڈیوٹیاں دیں۔ کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ مکرم مہتمم صاحب مقامی اور ان کے زعماء اور اراکین بزرگان کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اسی طرح مکرم زعیم صاحب انصار اللہ قادیان نے بھی ۴۱ انصار بھائیوں کی ڈیوٹی لگائی۔ جزاہم اللہ۔

کیمپ کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں حسبِ سابق Fax بھجوائی گئی۔ سالِ گذشتہ کے کیمپ کے تعلق سے اطلاع بھجوائے جانے پر حضور انور نے اپنے مکتوب گرامی VMA-1870/15.7.2001 میں فرمایا تھا:

”اللہ تعالیٰ کامیاب کرے اور اسکے نیک نتائج پیدا کرے۔ کیمپ میں شامل ہونے والے طلباء اور طالبات کو ہماری نیک تمناؤں کا تحفہ اور محبت بھرا السلام علیکم پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ حافظ وناصر ہو۔“

سیدنا حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کا ہی نتیجہ ہے کہ توقع سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کیمپ کو کامیاب بنایا ہے۔ الحمد للہ

شعبہ رجسٹریشن: تمام شرکاء کیمپ کے اسماء باقاعدہ رجسٹر کر کے ان کو خوبصورت رجسٹریشن کارڈ ایشو کیا گیا۔

تعلیمی کلاسز اور علماء وبزرگان کی تقاریر: خدام واطفال کے لئے الگ الگ کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تاہم حضور انور کے خطبات وخطابات سے اقتباسات پر مشتمل پروگرام، تقریر اور مقاماتِ مقدسہ کا تعارف وغیرہ مشترکہ طور پر ہوتے رہے۔ تقریر کے لئے جو وقت مقرر تھا اسمیں مختلف علماء اور بزرگان سلسلہ تشریف لاتے رہے اور مقررہ عناوین پر تقریر کرتے رہے۔ جن احباب کو اس موقعہ پر تقریر کا موقعہ ملا ہے ان کے اسماء اس طرح ہیں:

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، محترم

گیانی عبد اللطیف صاحب محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر،محترم مولانا عنایت اللہ صاحب ، محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر،محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر،محترم مولانا خورشید احمد صاحب انور۔

اور جن علماء کو تدریس کی سعادت نصیب ہوئی انکے اسماء یہ ہیں:

محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر محترم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر محترم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب،محترم مولوی یوسف احمد صاحب انور،محترم حافظ شریف الحسن صاحب،محترم مولوی رفیق احمد صاحب طارق، محترم مولوی منصور احمد صاحب،محترم مولوی منور احمد صاحب مبشر،محترم مولوی ایم ابوبکر صاحب،محترم مولوی نصیر احمد صاحب عارف۔محترم قاری نواب احمد صاحب،محترم مولوی طاہر احمد صاحب طارق، محترم مولوی مظفر احمد صاحب فضل،عزیز مکرم شاہد احمد ندیم

علمی و ورزشی مقابلہ جات: نومبائعین کے علمی ذوق بڑھانے اور ان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم ،نظم ، اذان اور تقریر کے مقابلے کرائے گئے۔نومبائع خدام واطفال نے ان پروگراموں میں بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔اسی طرح فٹ بال، والی بال، کبڈی، دوڑ 100 میٹر،تین ٹانگ کی دوڑ کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ان مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اختتامی تقریب کے موقعہ پر انعامات بھی دیئے گئے۔

ایوانِ خدمت میں خصوصی تقریب: نومبائع خدام و اطفال کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب ایوانِ خدمت میں رکھی گئی۔محترم خالد محمود صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں منعقدہ اس تقریب میں طلباء کو تنظیم کے مختلف شعبوں کا تعارف کروایا گیا۔مجلس کے طریق کار سے آگاہ کیا گیا۔بعد میں ان کی تواضع بھی کی گئی۔

خطباتِ امام: حضرت امیر المومنین کے خطبات وخطابات کے اہم اقتباسات کی ویڈیو دکھانے کے ساتھ ساتھ live نشر ہونے والے خطبہ جمعہ بھی سنانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

مقاماتِ مقدسہ کا تعارف: یہ تربیتی کیمپ کے اہم ترین پروگرام میں سے ایک ہے۔اس پروگرام کے تحت طلباء کو باری باری قادیان کے مختلف مقامات پر لے جایا جاتا رہا۔محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے انتظامیہ کی درخواست پر ان بچوں کی راہ نمائی کی اور تاریخی حوالہ سے موصوف نے ان مقامات کا تعارف کروایا اور اسکی اہمیت وبرکات پر روشنی ڈالی۔

امتحان ۔سند۔ انعامات: طے شدہ پروگرام کے مطابق 21 تاریخ کو تحریری امتحان لیا گیا۔اس امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی اس مجلس میں انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔اور تمام طلباء کو Participation Certificate بھی Issue کیا گیا ہے۔

اختتامی تقریب وتقسیم انعامات: مورخہ 22 جون 2002 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی کیمپ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہو طے شدہ پروگرام کے مطابق محترم چودھری محمد اکبر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ کی صدارت میں تقریب ہونی تھی لیکن محترم موصوف کسی وجہ سے تشریف نہ لانے پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد و قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں یہ تقریب منعقد ہوئی۔جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں باقاعدہ stage کی تنصیب کے ساتھ ساتھ نومبائعین طلباء اور معزز بزرگان و افسران جماعت اور احباب کے لئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں اور لائٹوں کا مناسب انتظام تھا۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو عزیزم احمد خیر نے کی جسکا ترجمہ مکرم عطاالٰہی احسن غوری نے سنایا۔بعد ازاں مکرم تنویر احمد ناصر نے حضرت رسول کریم ﷺ کی مدح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظوم کلام میں سے کچھ اشعار "سید ولد آدم" نہایت خوش الحانی سے سنائے اور حاضرین مجلس جس کا بڑا حصہ نومبائین میں سے تھا آنحضرت ﷺ کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے زیر لب درود شریف میں مصروف

ہو گئے۔ نہایت ہی جذبات انگیز منظر تھا۔ بعد ازیں خاکسار زین الدین حامد نگران تربیتی تعلیمی امور کیمپ نے خلاصہ رپورٹ پیش کیا۔ اور گزشتہ کیمپوں کی اعداد و شمار کی روشنی میں کیمپ کی تدریجی ترقی اور بہتری کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے موقعہ کی مناسبت سے نصائح کیں۔ بعدہ محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے تربیتی کیمپ کے اس کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی تمام افسران و منتظمین و معاونین کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے کسی نا کسی جہت سے اس کیمپ کو کامیب بنانے کے لئے کوشش کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزأ

ازاں بعد محترم صدر اجلاس حاضرین کو مخاطب ہوئے اور امتحان، علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزشن حاصل کرنے والے نو مبائع خدام و اطفال میں علی الترتیب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے انعامات تقسیم کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ۱۵ روزہ تربیتی کیمپ کی یہ اختتامی تقریب نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ۔ تمام نو مبائع طلباء و بزرگان و افسران و مہمانان کرام اور منتظمین و معاونین کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔

اختتامی پروگرام کی کاروائی' نو مبائعات اور مستورات کو سنانے اور دکھانے کا اہتمام جامعہ احمدیہ کے ہال میں کیا گیا تھا۔ جہاں وہ بزرگان کی نصائح سے مستفید ہوئیں۔ الحمد للہ۔

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے الگ رپورٹ مرتب کی گئی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کیمپ گذشتہ دونوں کیمپوں سے بہتر اور ممتاز نظر آتا ہے۔ اور آئندہ سالوں میں اسمیں مزید بہتری کی امید ہے۔ ان شاء اللہ۔

تمام بزرگان و احبابِ جماعت سے اس کیمپ کے بہترین اور دوررس نیک نتائج کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150 FAX: 91-33-344 0150
MOB: 098310 76426 E-mail: janiceximp@usa.net

M. C. Mohammad
Kodiyathoor
SUBAIDA TIMBER
Dealers In :
TEAK TIMBER, TIMBER LOG,
TEAK POLES & SIZES TIMBER
MERCHANTS
Chandakkadave, P.O Feroke
KERALA - 673631
☎ 0495 403119 (O)
402770 (R)

زاغ کی چونچ میں انگور

بلال احمد شمیم، قادیان

زاغ کی چونچ میں انگور کا مطلب شاید یہ ہے کہ کسی کو اُسکی حیثیت، لیاقت یا قابلیت سے بڑھ کر کوئی چیز دیدی جائے۔ اسی طرح اقبال کا ایک مصرعہ ہے

؎ زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

اقبالؔ نے یہ مصرعہ کیونکر اور کن معنوں میں کہا اس کی تفصیل تو نہیں معلوم لیکن اس بات پر بحث ہوسکتی ہے کہ زاغ اور عقاب کے نشیمن کا خیال اُن کے دماغ میں کیسے وارد ہوا۔ ہوسکتا ہے اقبالؔ نے عقابوں کے گھونسلوں کا جائزہ لیا ہو اور دیکھا ہو کہ بعض کوّے عقابوں کے گھونسلوں پر قابض ہیں۔ یا عقابوں نے اقبال صاحب کو خود اطلاع دی ہو کہ ہمارے گھونسلوں پر بعض کوّے قابض ہوگئے ہیں۔ مؤخر الذکر بات تو ممکن نہیں نظر آتی ہے کیونکہ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ کوئی مگر مچھ یہ شکایت کرے کہ میرے انڈوں پر ایک چھپکلی نے تصرف جما لیا ہے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ بعض عقابوں نے آپسی رقابت میں بعض کوّوں کو خود بلا کر اپنے ساتھیوں کے گھونسلوں کی ملکیت اُنہیں سونپ دی ہو اور اقبالؔ نے چلتے پھرتے یہ نظارہ دیکھ لیا ہو اور بے اختیار یہ شعر کہہ ڈالا ہو

؎ میراث میں آئی ہے اُنہیں مَسند ارشاد
زاغوں کے تصرّف میں عقابوں کے نشیمن

آج بھی اُن عقابوں کے گھونسلوں پر کوّوں کا ہی قبضہ ہے جنہیں اقبال نے دیکھا تھا۔ کیوں کہ اگر کوّوں کو بے دخل کردیا جائے تو کلام اقبال سے یہ شعر حذف کرنے کی نوبت آن پہنچے گی۔ اور ظاہر ہے ایسی گستاخی یا جسارت کوئی بھی غیرت مند ادیب برداشت نہیں کریگا۔ اس لئے اربابِ حل وعقد بھی جان بوجھ کر کچھ کوّوں کو عقابوں کے نشیمن الاٹ کر کے اپنی طرف سے اقبالؔ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں کیونکہ ادب کی کوئی خدمت تو اُن سے ہونی ممکن نہیں۔

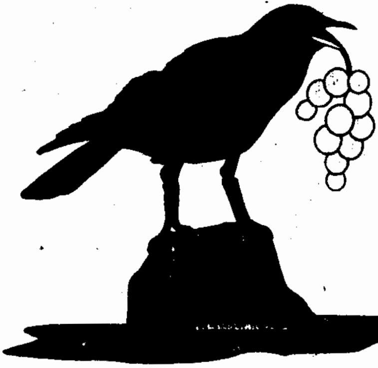

'زاغ کی چونچ میں انگور' والی بات میں نے پہلی بار سعادت حسن منٹو کے افسانوی مجموعہ ''اُوپر، نیچے اور درمیان'' کے افسانہ 'لیچیاں، آلوچے اور الائچیاں' میں پڑھی تھی۔ جس کے آخر میں انگور بے شاخی اپنا کلام سناتا ہے۔ لیجئے آپ بھی پڑھ لیجئے

؎ زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت
پہلوئے حور میں لنگور خدا کی قدرت
یوں تو لیچی بھی، موسی بھی، نارنگی بھی
ہاتھ میں آج چقندر کے ہے سارنگی بھی
بات چل جاتی ہے اس بزم میں بے ڈھنگی بھی
زلفِ اشعار کو سلجھا نہ سکی کنگھی بھی
الٹا دنیا کا ہے دستور خدا کی قدرت
پہلوئے حور میں لنگور خدا کی قدرت

واقعی اب دنیا کا دستور الٹا ہو گیا ہے۔ زاغ کی چونچ میں انگور تو کیا اب بندر کے ہاتھ میں ناریل بھی آ گیا ہے اور اُسے ادرک کا مزا بھی معلوم ہو گیا ہے، پھلدار درختوں کی شاخوں پر اب صرف اُلّو ہی بیٹھتے ہیں اور فارسی کا یہ محاورہ 'کارِ بوزینہ نجاری نیست' بھی اب متروک الاستعمال ہو چکا ہے کیونکہ بندر نے آرہ کشی سیکھ لی ہے۔ یہ لکھتے لکھتے مجھے ہندی کے قدیم شاعر گردھر کوی رائے کی ایک کُنڈلی (کنڈلی ہندی نظم کی ایک صنف ہے جس میں چھ مصرعے ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ مجھے بھی معلوم نہیں) یاد آ گئی۔ اسکا مفہوم یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں گھوڑوں کی جگہ گدھوں نے لے لی ہو، کوّوں کو عقاب کا رتبہ دیا جا رہا ہو، (شاید اقبال بھی اسی خیال سے متاثر ہوئے ہوں) ہاتھی کے سر پر شیر کی جگہ گیدڑ کو بٹھایا جاتا ہو وہاں سے صبح ہونے سے پہلے پہلے چلے جانا چاہئے۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ہر جگہ ہی الٹی ریت چلے گی۔ تو اُس صورت میں بھلا کوئی بھلا مانس کس جگہ جا کر سکونت اختیار کرے۔ بہتر یہی ہے کہ حالات سے سمجھوتہ کر کے گیدڑ، کوّے اور گدھے کو ہی شیر، عقاب اور گھوڑا سمجھ کر اُنکی تعظیم کرے۔ اگر نہیں کریگا تو گیدڑ اُسے پھاڑ دیں گے، کوّے اُسکی بوٹیاں نوچ لیں گے یا گدھے ایسی دولتی ماریں گے کہ وہ پانی بھی نہیں مانگے گا۔

آج کے دور میں اب ٹیپو سلطان کا یہ قول کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ کیونکہ ہر طرف اب گیدڑ ہی گیدڑ نظر آتے ہیں۔ جو چند ایک شیر بچے تھے وہ بھی اپنے زعم میں ترقی کر کے گیدڑ بن چکے ہیں۔ (جیسے بقول ڈارون بندر ترقی کر کے انسان بن گیا ہے) یا گیدڑوں کی بالا دستی قبول کر چکے ہیں۔ جو دو ایک ضدی شیر تھے گیدڑوں نے اُنہیں مردہ بکریاں کھلا کر رام کر لیا ہے۔ اب خیر اسی میں نظر آتی ہے کہ آزادی اور شجاعت اور قابلیت کا ڈھول پیٹنے کی بجائے صرف گیدڑیت کا نعرہ چہار دانگ بلند کیا جائے۔ انگریزی میں کبھی ایک نظم پڑھی تھی Good time is coming اسلئے اُمید ہے کہ کوئی شیر نر ضرور پیدا ہوگا جس کی زوردار گرج سے گیدڑوں کا پتہ پانی ہوگا، کوئی عقاب ضرور نیلگوں چرخ میں اُڑان بھرے گا جو کوّوں کی کائیں کائیں خاموش کر دیگا اور اُن کی چونچ سے دانۂ انگور چھین لے گا۔

خدمت دین

''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے........میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔''

﴿ملفوظات جلد 1 صفحہ 324﴾

چندہ اور ترقی

''چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے''

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۳)

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے انعقاد کے لئے مورخہ 27,26 اور 28 دسمبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29؍دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری ازراہ شفقت مرحمت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان ومجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿ناظر اصلاح وارشاد قادیان﴾

انعامی مقالہ خدام الاحمدیہ بھارت

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے دورانِ سال انعامی مقالہ کے لئے

"اسلامی نظریہ جہاد"

کا عنوان مقرر کیا گیا ہے جس کا اعلان قبل ازیں کیا چکا ہے۔ دفتر مرکزی تک مقالہ پہنچنے کی تاریخ اب بڑھا کر 30؍ستمبر کردی گئی ہے۔ لہٰذا تمام خدام سے اس مقابلہ میں ذوق وشوق سے حصہ لینے کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

شعبہ تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی طرف دورانِ سال مقابلہ مقالہ نویسی کے لئے "[illegible] عبادات کی اہمیت" کا عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ اطفال کی سہولت کے لئے مقالہ جمع کرانے کی تاریخ میں اضافہ کرکے اُسے 15؍ستمبر 02ء کردیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اس مقابلہ میں شرکت کی درخواست ہے۔ شرائط و ہدایات کے لئے مشکوٰۃ کا ماہِ جولائی 02ء کا شمارہ ملاحظہ کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH

GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service

All Kind of Electronics

Export & Import Goods &V.C.D and

C.D Players are Available Here

Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107

03592 - 81920

ھوالشافی ہومیوپیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱۔ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲۔ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)

01872-22278

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2002

Monthly

Qadian

MISHKAT

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. No. 21

August 2002

No. 8

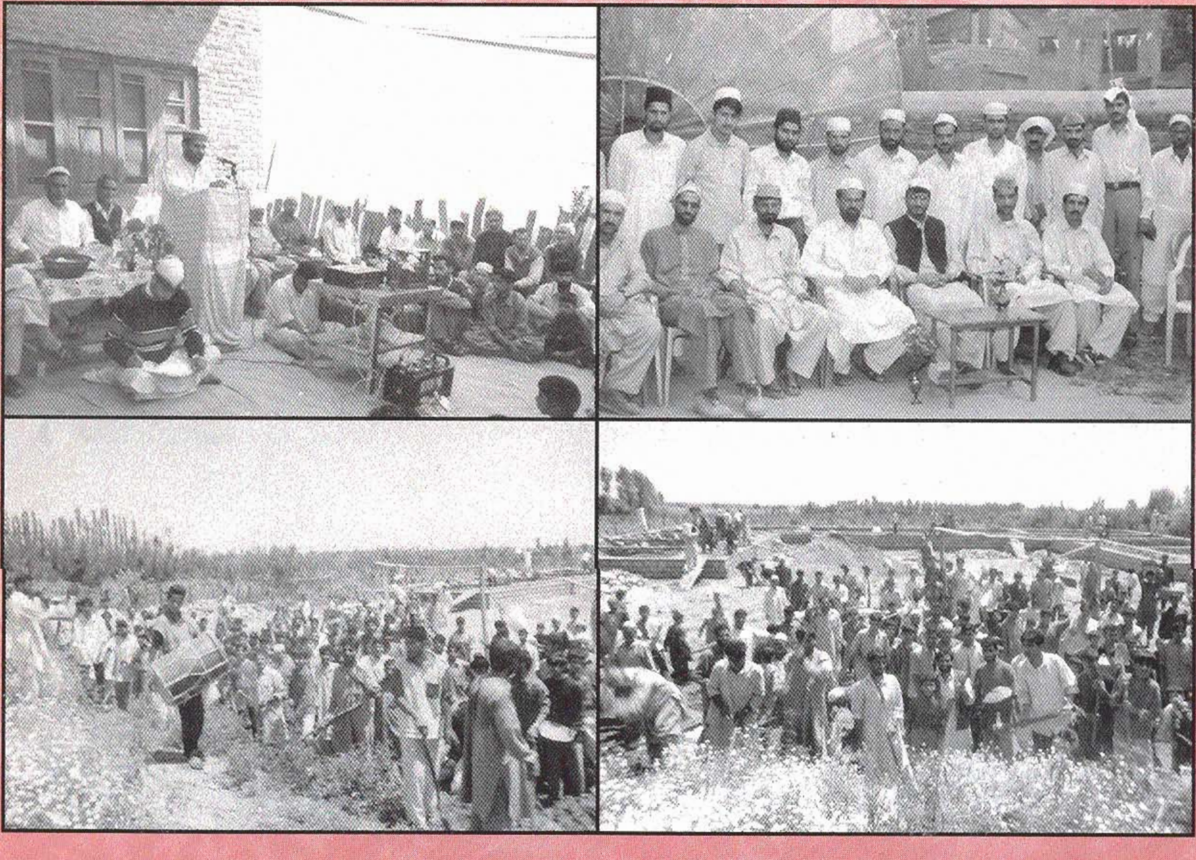

﴿1﴾ مجلس عاملہ صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر 02-2001 کرسیوں پر دائیں سے تیسرے نمبر پر مکرم جناب سید وسیم سیفی صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر
﴿2﴾ مسجد احمدیہ آسنور کے سنگِ بنیاد کے موقعہ پر مکرم بشارت احمد صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ آسنور کی صدارت میں منعقدہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم۔ ﴿3﴾ 13/جولائی 2002ء کو آسنور میں منعقدہ مثالی وقارِ عمل۔ اس وقارِ عمل کے ذریعہ خدام نے 9000 sq. ft مٹی کی بھروائی کر کے سکولی عمارت کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کیا جس سے تقریباً -/25000 روپے کی بچت ہوئی۔ ﴿4﴾ اسی وقارِ عمل کا ایک اور منظر۔ ایک طفل دَف بجا کر خدام و اطفال کو جوش دلاتے ہوئے۔